عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۹ | ۲۱ تا ۲۷ رجب ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۰ تا ۲۶ اکتوبر ۲۰۰۰ء | شمارہ نمبر ۲۲

Email: webmaster@khatme-nubuwwat.org

بعثتِ نبوی ﷺ کا مقصد اور اس کی تکمیل

اتباعِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور ختمِ نبوت

مرزا قادیانی کے خوص کی بداعمالیاں

فتنۂ قادیانیت و فتنۂ گوہر شاہی اور اُس کا سدّباب

پریس کلب کوئٹہ میں
عمائدینِ ختمِ نبوت کی پریس کانفرنس

قیمت: ۵ روپے

داڑھی منڈوانے کو حرام کہنا کیسا ہے؟

س:......ایک حالیہ اشاعت میں "مسلمانوں کا امتیازی نشان" کے عنوان سے ایک سائل کے داڑھی سے متعلق سوالات کے جواب دیئے گئے تھے۔ اس سلسلے میں کچھ سوالات میرے ذہن میں ہیں، جن کے جوابات دے کر شکریہ کا موقع دیں۔ بہتر یہ ہوگا کہ اس کا جواب اخبار میں دیں تاکہ جن لوگوں نے یہ مضمون پڑھا وہ مزید مطمئن ہو سکیں۔

(۱) قرآن میں واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ حلال و حرام کرنے کا اختیار صرف خدا کو ہے، اس کے علاوہ جس نے بھی کسی حلال کو حرام یا حرام کو حلال کیا، اس نے اللہ پر جھوٹ گھڑا (النحل ۱۱۶، المائدہ ۸۷ وغیرہ) اس کی تائید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے ہوتی ہے کہ اللہ نے اپنی کتاب میں جس چیز کو حلال ٹھہرایا وہ حلال ہے اور جو حرام ٹھہرایا وہ حرام ہے اور جن چیزوں کے بارے میں سکوت فرمایا وہ معاف ہیں، لہٰذا اللہ کی اس فیاضی کو قبول کرو کیونکہ اللہ سے بھول چوک کا صدور نہیں ہوتا پھر آپ نے سورۂ مریم کی آیت تلاوت فرمائی: ترجمہ: "اور تمہارا رب بھولنے والا نہیں۔"

کسی چیز کو حرام و حلال قرار دینے میں فقہائے امت کا رویہ جو تھا اس کے متعلق امام شافعیؒ کتاب الام میں قاضی ابو یوسفؒ سے روایت کرتے ہیں:

"میں نے بہت سے اہل علم مشائخ کو دیکھا ہے کہ وہ فتویٰ دینا پسند نہیں کرتے اور کسی چیز کو حلال و حرام کہنے کے بجائے کتاب اللہ میں جو کچھ ہے اس کو بلا تفسیر بیان کرنے پر اکتفا کرتے ہیں، ابن سائب جو ممتاز تابعی ہیں کہتے ہیں کہ: "اس بات سے بچو کہ تمہارا حال اس شخص کا سا ہو جائے جو کہتا ہے کہ اللہ نے فلاں چیز حلال کی ہے یا اسے پسند ہے، اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا نہ میں نے اس کو حلال کیا تھا اور نہ مجھے پسند تھی، اسی طرح تمہارا حال اس شخص کا سا بھی نہ ہو جائے جو کہتا ہے کہ فلاں چیز اللہ نے حرام کر دی ہے، لیکن قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے میں نے نہ اسے حرام کیا تھا اور نہ اس سے روکا تھا۔ ابراہیم نخعیؒ سے جو کہ کوفہ کے ممتاز فقہا تابعین میں سے ہیں منقول ہے کہ: جب ان کے اصحاب فتویٰ دیتے تو یہ مکروہ ہے یا اس میں کوئی حرج نہیں کے الفاظ استعمال کرتے کیونکہ کسی چیز پر حلت و حرمت کا حکم لگانے سے زیادہ غیر ذمہ دارانہ بات اور کیا ہو سکتی ہے؟"

(حوالہ: "اسلام میں حلال و حرام" یوسف القرضاوی)

علامہ ابن تیمیہ سے منقول ہے کہ سلف صالحین حرام کا اطلاق اسی چیز پر کرتے تھے جس کی حرمت قطعی طور پر ثابت ہوتی۔ امام احمد بن حنبلؒ سوالوں کے جواب میں فرماتے ہیں: "میں اسے مکروہ خیال کرتا ہوں، اچھا نہیں سمجھتا ہوں یا یہ پسندیدہ نہیں ہے۔" (حوالہ ایضاً)

مندرجہ بالا اللہ کے حکم حدیث اور فقہا کے طرز عمل سے واضح ہے کہ وہ کسی چیز کو حلال یا حرام قرار نہیں دیتے تھے جب تک وہ واضح نہ ہو، کیونکہ حلال و حرام کرنے کا اختیار صرف اور صرف خدا کو ہے، پھر کس طرح فقہا کا قول کسی چیز کے حرام و حلال میں سند ہو، وہ کسی چیز کو مکروہ کہہ سکتے ہیں، کراہت کا اظہار کر سکتے ہیں، ناجائز کہہ سکتے ہیں حلال و حرام کا فتویٰ تو نہیں لگا سکتے۔

ایک اور حدیث ہے حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ نے انگلیوں کو چاٹنے اور رکابی کو صاف کرنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا تم نہیں جانتے کہ کس انگلی یا نوالے میں برکت ہے، تو کیا کھانے کے بعد انگلی کو نہ چاٹنے والا اور رکابی کو نہ صاف کرنے والا حرام کا مرتکب ہے؟ کیونکہ یہاں تو صریحاً حکم ہے۔ اسی طرح کی اور حدیث پیش کی جا سکتی ہیں، لیکن ان میں سے کسی کے متعلق حرام کا فتویٰ نہیں لگایا جاتا، جس طرح شدت سے داڑھی کے ایک مشت کم ہونے پر لگایا جاتا ہے۔ (حالانکہ نہ ہی خدا نے اور نہ ہی خدا کے رسول نے یہ مقدار مقرر کی ہے)

ج:...... فقہائے امت کے نزدیک ایک مشت کی مقدار داڑھی رکھنا واجب ہے اور منڈوانا یا ایک مشت سے کم کرنا حرام ہے۔ شیخ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"...... واما الاخذ منها وهی دون ذلك كما يفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال فلم يبحه احد"

اس سے دو سطر قبل ہے:

"يحمل الاعفا على اعفائها من ان يأخذ غالبها او كلها كما هو فعل مجوس الاعاجم من حلق لحاهم كما يشاهد فى الهنود۔" (فتح القدیر ص ۷۷ ج ۲)

ترجمہ: "اور داڑھی کا کترانا جبکہ وہ ایک مشت ہو، جیسا کہ بعض مغربی لوگ اور ہیجڑے قسم کے مرد کرتے ہیں، سو اس کو کسی نے بھی حلال اور مباح نہیں لکھا..... اور پوری داڑھی صاف کر دینا ہندوستان کے یہودیوں اور عجم کے مجوسیوں کا کام ہے۔"

یہی مضمون شامی طبع جدید ص ۴۱۸ ج ۲، البحر الرائق ص ۳۰۲ ج ۲ اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی فارسی شرح مشکوٰۃ ص ۲۲۸ ج اول میں بھی فقہائے امت کے اس اجماع اور متفقہ فیصلے کے بعد یہ سمجھنا کچھ مشکل نہیں کہ داڑھی رکھنے کا حکم کس درجہ کا ہے، اور اس کے کٹانے یا منڈانے کی ممانعت کس درجہ کی ہے۔ بلاشبہ کسی چیز کو حرام کہنے میں بڑی احتیاط سے کام لینا چاہئے، لیکن جو چیزیں بالاجماع حرام ہوں ان کو جائز کہنے میں بھی کچھ کم احتیاط کی ضرورت نہیں، کسی حلال کو حرام کہنا بڑی بات ہے تو اجماعی حرام کو حلال کرنے کی کوشش بھی کچھ اچھی بات نہیں۔

یہ تو آپ نے بالکل صحیح فرمایا کہ حلال و حرام کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی چیز کو حرام کرنے اور حرام کو حلال کرنے کا حق کسی کو حاصل نہیں۔ آپ کا یہ ارشاد بھی بجا ہے کہ سلف صالحین فتویٰ دینے میں بڑی احتیاط فرماتے تھے، اور کرنی بھی چاہئے اور آپ کا یہ کہنا بھی صحیح ہے کہ ہر حکم ایک درجہ کا نہیں ہوتا، حکم کبھی استحباب کے درجہ میں بھی ہوتا ہے، اور کبھی جواز کے درجہ میں بھی، جیسا کہ فرمایا ہے: "واذا حللتم فاصطادوا" اس آیت کریمہ میں شکار کرنے کا حکم محض جواز کے درجہ میں ہے، اسی طرح کسی چیز کی ممانعت کبھی تحریم کے لئے ہوتی ہے، کبھی کراہت تحریمی کے طور پر، کبھی کراہت تنزیہی کے طور پر اور کبھی محض ارشادی ہوتی ہے۔

اس امر کا تعین کرنا کہ کونسا حکم کس درجہ کا ہے اور کونسی ممانعت کس درجہ کی ہے؟ یہ حضرات فقہائے امت کا کام ہے، میرا اور آپ کا کام نہیں، اور یہ چیز چونکہ اجتہاد سے تعلق رکھتی ہے، اس لئے بعض امور میں حضرات فقہائے امت کے درمیان اختلاف بھی پیدا ہو جاتا ہے کہ ایک امام ایک چیز کو جائز کہتا ہے تو دوسرا ناجائز۔ ایک واجب کہتا ہے تو دوسرا سنت، لیکن داڑھی کے مسئلہ میں فقہائے امت کے درمیان کوئی اختلاف نہیں۔

http://www.khatme-nubuwwat.org.pk

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

۲۱ تا ۲۷ رجب ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۰ تا ۲۶ اکتوبر ۲۰۰۰ء

جلد: ۱۹ شمارہ: ۲۲

سرپرست اعلیٰ: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

سرپرست: حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہ

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا مفتی محمد جمیل خان

مدیر: مولانا اللہ وسایا

☆ بیادگار ☆

☆ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
☆ خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
☆ مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
☆ مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
☆ محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆ فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
☆ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
☆ امام اہلسنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
☆ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
☆ مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مجلس ادارت:

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عبدالرحیم اشعر
مفتی نظام الدین شامزئی، مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلال پوری، علامہ احمد میاں حمادی
مولانا منظور احمد الحسینی، صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اشرف کھوکھر

☆..........☆..........☆

سرکولیشن منیجر: محمد انور، ناظم مالیات: جمال عبدالناصر
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد ایڈووکیٹ
پیسٹنگ و تزئین: محمد ارشد خرم، کمپیوٹر کمپوزنگ: محمد فیصل عرفان

زرِ تعاون بیرونِ ممالک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک ۶۰ ڈالر

زرِ تعاون اندرونِ ملک

فی شمارہ ۵ روپے سالانہ ۲۵۰ روپے
ششماہی ۱۳۰ روپے

چیک ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۲۹۹۵ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

اس شمارے میں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سالانہ انتخابات امیر مرکزیہ پر امت مسلمہ کا اعتماد (اداریہ) 4
بعثت انبیاء کا مقصد اور اس کی تکمیل .... (محمد ابوبکر تونسوی) 6
اجماع نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور ختم نبوت .... (حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ) 8
مرزا قادیانی کے خواص کی بداعمالیاں .... (مولانا منظور احمد الحسینی) 13
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی قائدین کا دورہ بلوچستان (حافظ سید رحیم صاحب) 15
فتنہ قادیانیت و فتنہ گوہر شاہی اور اس کا سدباب .... (سید الطاف حسین) 19
پریس کلب کوٹری میں قائدین ختم نبوت کی پریس کانفرنس .... (نمائندہ خصوصی) 21
اخبار ختم نبوت 23

لندن آفس
35 Stockwell Green,
London. SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M. A. Jinnah Road, Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ختم نبوۃ

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سالانہ انتخابات .... امیر مرکزیہ پر امت مسلمہ کا عظیم اعتماد

حضرات اکابر کی متفقہ رائے ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی امارت اور دیگر عہدوں پر انتخاب منجانب اللہ ہوتا ہے اور شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ :"عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ اور نائب امیر مرکزیہ اپنے وقت کے اقطاب ہوتے ہیں"۔ یہی وجہ ہے کہ ہم آغاز سے معمول دیکھتے ہیں کہ کسی عظیم بزرگ ہستی پر اصرار کر کے ان کو امیر بنایا جاتا ہے۔ علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ وقت کے محدث بقول حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ : "اسلام کی حقانیت کی دلیل" بقول قاری محمد طیب صاحب": "چلتے پھرتے کتب خانے" مکین عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور رد قادیانیت کے لئے جماعت تشکیل دیتے تو ایک پرجوش نوجوان کے ہاتھ پر بیعت کر کے اس کے سر پر امارت کا تاج سجاتے ہیں۔ امیر شریعتؒ کی وفات ہوتی ہے تو قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کے سر پر تاج منتقل ہو جاتا ہے، گویا ایک امیر دوسرے امیر کی تربیت کر رہا ہے۔ حضرت قاضی صاحبؒ کا انتقال ہوتا ہے تو مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ پر اصرار ہوتا ہے کہ امارت کی امانت سنبھالیں اور یہ تاج پہن لیں، مگر وہ فرماتے ہیں کہ : "مولانا محمد علی جالندھریؒ کی موجودگی میں یوسف بنوریؒ کس طرح مسند کی زینت بن سکتا ہے ؟" مولانا محمد علی جالندھریؒ تشریف لے جاتے ہیں تو مولانا لال حسین اخترؒ اس منصب کے لئے تیار ہوتے۔ گویا آسمانی فہرست ہے کہ خود بخود ترتیب بن جاتی ہے۔ مولانا لال حسین اخترؒ رخصت ہوتے ہیں تو مولانا محمد حیات صاحبؒ فرماتے ہیں کہ : "اس منصب کا حقدار تیار ہو رہا ہے، انتظار کرو" محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کے لئے فضا تیار ہو رہی ہے کیونکہ نہ ذہن اور نہ مزاج اور نہ خواہش اور نہ ہی کوئی امکانی صورت اجلاس میں شرکت کے لئے جاتے ہیں کہ شہید ختم نبوت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ ناز کے انداز میں فرماتے ہیں :

"حضرت محدث العصر مولانا انور شاہ کشمیری، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا محمد علی جالندھری، قاضی احسان احمد شجاع آبادی، مولانا لال حسین اختر اور اکابر دیوبند رحمہم اللہ کی اس بے آسرا اور بے سہارا جماعت کو سنبھال لے گا یا دفتروں پر تالے لگا کر جماعت کو خیر آباد فرما دیجئے گا۔ حضرت فرماتے ہیں : مکمل طور پر اپنے کو جماعت کے سپرد کر دو گے، عرض کیا ضرور۔"

اور پھر حضرت بنوریؒ ایسے امیر بنائے گئے کہ صرف ۴ ماہ کے مختصر عرصہ میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا جاتا ہے اور قیادت کا سہرا مولانا بنوریؒ جیسے مخلص بزرگ کے سر پر ہے۔ حضرت بنوریؒ شرط لگاتے ہیں کہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی نائب اور معاون ہوں گے۔ گویا اگلے امیر کی تیاری ہو رہی ہے۔ قطب کی جگہ قطب لے گا، امیر حضرت بنوریؒ کے رخصت ہوتے ہی منصب سنبھالتے ہیں مفتی احمد الرحمٰن اور مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ نائب امیر کی حیثیت سے رخصت ہوتے ہیں۔ اگرچہ حضرت امیر مرکزیہ موجود ہیں مگر ضابطہ اور قانون ہے کہ تین سال بعد اعتماد کا مظہر دکھانا ہے، اس لئے حضرت الامیر حضرت نائب امیر اور دیگر عہدیدار اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں اور پوری امت اجتماعی طور پر بیک آواز کہتی ہیں کہ ہم کیسے اپنے اقطاب سے محروم ہو برداشت کریں گے ؟ سب نے بالاتفاق خدائی فیصلے کے سامنے سر جھکا دیا، اور درج ذیل عہدیدار منتخب ہو گئے۔

امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم، نائب امیر مرکزیہ شیخ طریقت حضرت سید نفیس شاہ صاحب خلیفہ اجل حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ ہیں۔ دستور کے مطابق دیگر عہدیداروں کی نامزدگی حضرت امیر مرکزیہ کریں گے۔ انتخاب متفقہ طور پر ہونے میں پوری مسجد سبحان اللہ اور اللہ اکبر کے نعروں سے گونج گئی۔ ہزاروں کی آنکھیں پرنم تھیں، ایک طرف شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی رحلت کا عظیم صدمہ دوسری طرف حضرت سید نفیس شاہ صاحب کی اس عہدہ پر تقرری کی خوشی اور غم کا حسین امتزاج ایسے وقت میں دیکھنے میں آتا ہے۔ تمام علماء کرام کی نمائندگی کرتے ہوئے حضرت مولانا عبدالمجید کمروڑپکا نے اکابر پر اعتماد کرتے ہوئے حضرت الامیر کا شکریہ ادا کیا۔ ختم نبوت کانفرنس میں جب اس فیصلے کا اعلان کیا گیا تو ہزاروں شرکاء نے کلمہ تحسین بلند کیا، بعد ازاں حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم نے خصوصی دعا فرمائی۔

فوج سے مرزائیوں کی تطہیر !

انیسویں عالمی ختم نبوت کانفرنس چناب نگر سے خطاب کرتے ہوئے جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی نے بہت اچھی بات کہی کہ :

"پاکستان کی فوج کا "نشان" "شناخت جہاد" ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی نے نہ صرف خود جہاد کا انکار کیا بلکہ انگریز حکومت کو خدا کا سایہ، خدا کی رحمت قرار دیتے ہوئے جہاد کو حرام قرار دیا اور یہاں تک لکھا کہ :

ختم نبوت

"میں نے جہاد کے حرام ہونے پر اتنی کتابیں لکھیں کہ پچاس الماریاں بھر جائیں اور پھر درج ذیل اشعار کہے۔

چھوڑ دو اے دوستو جہاد کا خیال — دین کے لئے حرام ہے اب جنگ و قتال
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے — دین کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

اس لئے اس فوج میں جس کا مقصد ہی جہاد ہے ایسے جہاد کے منکر، پیروکاروں کا ہونا کیا مطلب رکھتا ہے؟ جب ان کے نظریات میں جنگ و قتال کا اختتام ہو گیا ہے تو وہ فوج میں کیا کریں گے؟ لازمی طور پر وہ جہاد کے بجائے اپنے جھوٹے مدعی نبوت کی پیروی کرتے ہوئے جنگ کا راستہ چھوڑ کر راہ فرار اختیار کریں گے، کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار حکومت کے وفادار کے بجائے اپنے جھوٹے امام کے وفادار ہوتے ہیں۔ ظفر اللہ قادیانی کو کہا گیا کہ: "قادیانیوں کے جلسہ میں نہ جاؤ! اس نے کہا کہ میرے امام نے حکم دیا ہے ضرور جاؤں گا۔" ذوالفقار علی بھٹو نے فضائیہ کے سربراہ ایئر مارشل ظفر چوہدری کو کہا کہ تم نے مرزا ناصر کو کیوں سلامی دی؟ یہ فوج کے احکام اور اصول کے خلاف ہے تو اس نے کہا کہ: میں اپنے سربراہ اور خلیفہ کے حکم کا پابند ہوں۔ کنور ادریس سے کہا کہ: "احتجاج ہو رہا ہے وزارت چھوڑ دو! تو اس نے کہا کہ: میرے خلیفہ نے مجھے حکم دیا ہے اس لئے نہیں چھوڑوں گا۔" فوج جس کا کام ملک کی حفاظت ہے اگر اس میں حکومت کی وفاداری کے بجائے خلیفہ کی وفاداری کا عہد کریں تو ایسی فوج کس طرح دشمن کو شکست دے سکتی ہے اور پھر ایسا خلیفہ جو اکھنڈ بھارت کا خواب دیکھتا ہو، جو پاکستان کا مخالف ہے، پاکستان کی تباہی کے لئے دعائیں کی جا رہی ہوں، ایسے دشمنان اسلام اور جہاد کو حرام سمجھنے والوں کا فوج میں رکھنا اپنے ہاتھوں سے اپنی ہلاکت پر دستخط کرنا ہے۔ اس لئے شاہ احمد نورانی کا مطالبہ بالکل درست ہے کہ فوج سے مرزائیوں کی تطہیر کی جائے۔ اس طرح حساس اداروں سے بھی ان کو نکالا جائے کیونکہ یہ سی آئی اے، امریکہ، اسرائیل، بھارت کے ایجنٹ ہیں یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی ہے۔ کیا پروفیسر عبدالسلام نے امریکہ کو ایٹمی راز نہیں پہنچائے تھے؟ بھارت کو منصوبے نہیں پہنچائے؟ اس وقت نازک وقت ہے ایسے اداروں میں قادیانیوں کی موجودگی پاکستان کو ہلاکت کے راستہ پر ڈال دے گی۔

الطاف حسین صاحب...... قادیانیوں کی حمایت کیوں؟

چند سال قبل الطاف حسین نے ایک بیان میں پاکستان میں امتیازی قانون کی بات کی تھی تو ہمارے مرکزی رہنما علامہ احمد میاں حمادی نے ایک خط لکھ کر واضح کر دیا تھا کہ ایسی کوئی بات نہیں۔ پاکستان میں کوئی امتیازی قوانین نہیں یہ قادیانیوں کا جھوٹا پروپیگنڈہ ہے۔ اسی دوران خبر چھپی کہ مرزا طاہر اور الطاف حسین کی لندن میں ملاقات ہوئی ہے جس پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے خاموشی اختیار کر لی، مگر اب الطاف حسین صاحب کا ایک انٹرویو شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ: "قادیانیوں کو ان کے عقائد کے مطابق زندگی گزارنے کا موقع دیا جائے۔" اس سلسلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ترجمان کی جانب سے اخبارات کو خبر جاری کی گئی کہ یا تو الطاف حسین صاحب حقائق سے واقف نہیں یا تجاہل عارفانہ سے کام لے رہے ہیں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کچھ گزارشات الطاف حسین کی خدمت میں کر کے ان سے استفسار کیا جائے کہ قادیانی کی حمایت کیوں کی جا رہی ہے؟ الطاف حسین صاحب! آپ کے دلو العقول آپ کے بڑے مفتی تھے۔ ان کے فتووں میں قادیانیوں کے کفریہ عقائد کی بنا پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت ہونے کا فتویٰ موجود ہے۔ اسی طرح ہندوستان کے بڑے بڑے علمائے کرام کے فتوئی موجود ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے جھوٹا دعویٰ نبوت کیا اس لئے وہ غیر مسلم ہیں مگر اس کے برعکس قادیانی کہتے ہیں کہ:

"جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتا ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی کو نہیں مانتا وہ کافر اور پکا کافر ہے۔" (کلمۃ الفضل نمبر ۱۱۰)

اسی بنا پر جب مرزا ناصر سے مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے قومی اسمبلی میں سوال کیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ (درج) بالا لکھا ہے اور یہ اراکین اسمبلی اور پاکستان کے مسلمان مرزا غلام احمد قادیانی کو نہیں مانتے تو یہ کافر ہیں۔ مرزا ناصر نے کہا کہ یہ ہمارے نزدیک کافر ہیں۔ جس پر تمام اراکین اسمبلی نے ان پر لعنت بھیجی اور عقائد کفریہ کی وجہ سے کافر قرار دیا۔ الطاف حسین صاحب! مرزا غلام احمد قادیانی کے نزدیک آپ اور آپ کے تمام پیروکار مہاجر جن کا اسلام اور اس کی پختگی سے بغض نہیں، پکے کافر ہیں۔ جنگل کے سور ہیں، آپ کی اور ہماری مائیں نہیں کنجریاں ہیں اور ان کی خواہش ہے کہ یہ مسلمان یا تو مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار بن جائیں یا ختم ہو جائیں۔ اس کے بعد بھی کیا آپ قادیانیوں کے بارے میں یہی سوچ رکھیں گے؟ قادیانیوں کے رہنے پر کسی کو اعتراض نہیں اس وقت بھی وہ بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہیں۔ بڑے بڑے کاروبار ہیں، چناب نگر کے ۹۰ فیصد علاقے پر کوئی مسلمان نہیں رہ سکتا، وہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ پاکستان کا آئین تسلیم نہیں کرتے، پاکستان کی تباہی کے لئے دعائیں کر رہے ہیں، ایسی صورت میں کیا ان کو آئین کا پابند بنانا، ان کو مسلمان کہلوانے سے روکنا اور اسلام کا لبادہ اوڑھ کر دھوکہ نہ دینے کا کہنا غلط ہے؟ آپ کی مہاجر تنظیم کے نام پر کوئی چندہ کرے تو آپ اجازت نہیں دیں گے بلکہ اعلان کرتے ہیں کہ اس کا ایم کیو ایم سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم بھی صرف یہی کہتے ہیں کہ قادیانی غیر مسلم اقلیت بن کر رہیں یا کفریہ عقائد چھوڑ دیں اور پاکستان میں اطمینان سے رہیں، لیکن پاکستان میں کفریہ عقائد رکھتے ہوئے اسلام کا لبادہ اوڑھنے کی اجازت نہیں دی جا سکے گی۔ امید ہے کہ آئندہ آپ اس قسم کے بیانات کے سلسلے میں احتیاط سے کام لیں گے۔

بعثت انبیاء کا مقصد اور اس کی تکمیل

محمد ابوبکر تونسوی (معلم بنوری ٹاؤن کراچی)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے پوری دنیا پر کفر کی کالی گھٹائیں چھائی ہوئی تھیں اور انسان انسانیت کے نام پر ایک دھبہ تھا اور ضرورت تھی، اس بات کی کہ کوئی ایسی ہستی ہو، جو انسان کو انسانیت کے مقام پر پہنچائے۔

تاریکی کے اس ماحول میں انسانیت سسک رہی تھی، اس ظلمت کے دور میں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا آنا بلاشبہ ایک عظیم نعمت تھی۔ اس نعمت کا شکریہ اللہ کے آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کے عقل سلیم رکھنے والوں نے اس طرح ادا کیا کہ تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے عاجز نظر آتی ہے۔ ان جاں نثاروں نے جاں نثاری کا حق ادا کردیا اور اپنا تن، من، دھن اس ذات پر نچھاور کردیا اور اس کے لائے ہوئے مشن کے فروغ کے لئے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے جاں نثاروں کی اس جاں نثاری کی قدر کرتے ہوئے ان نفوس قدسیہ کے لئے اپنی رضا کا اعلان کردیا اور یہ اعلان ایسی ذات کی زبان مبارک سے کروایا کہ اس سے بڑھ کر خدا کو کوئی ذات محبوب نہیں ہے اور ایسی کتاب میں اس اعلان کو درج فرمایا کہ اس کے ایک لفظ کا انکار کرنے والا مسلمان نہیں ہو سکتا وہ اعلان کیا ہے:

ترجمہ: "اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی"

جب اللہ تعالیٰ راضی ہوگئے تو تخلیق کائنات کا مقصد پورا ہوگیا۔ انسان تو پیدا ہی اسی لئے کیا گیا ہے کہ وہ اپنے خالق کو راضی کرے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا کے طریقے بھی بتلائے کہ میری عبادت کرو، میرے سامنے جبین نیاز کو جھکاؤ، میری بادشاہت و شہنشاہت کا اقرار کرلو، تو میں تم سے راضی ہو جاؤں گا اور انسان کی پیدائش کا مقصد بھی یہی ہے کہ انسانوں اور جنوں کو صرف اللہ کی عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے، لیکن ہر انسان براہ راست اللہ تعالیٰ سے احکام نہیں لے سکتا، اور نہ ہی ہر انسان اس کا متحمل ہو سکتا ہے۔

لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر رحم و کرم کا معاملہ فرماتے ہوئے انبیأ علیہم السلام کا سلسلہ شروع فرمایا تاکہ اس مقصد کی طرف نشاندہی فرمادیں اور انسانیت کی صراط مستقیم کی طرف رہنمائی فرمادیں النبیین نبی کی جمع ہے، نبی کا اطلاق اس برگزیدہ ہستی پر ہوتا ہے، جس کو اللہ تعالیٰ اپنے خصوصی فضل و کرم سے امت کی رہنمائی کے لئے منتخب فرماتے ہیں، اس پر وحی الٰہی کا نزول ہوتا ہے اور وہ براہ راست تجلیات الٰہی کا مرکز ہوتا ہے، ایسی تجلیات کا متحمل نبی کی ذات کے علاوہ اور کوئی فرد نہیں ہو سکتا، یعنی انبیأ کی قدسی الاصل جماعت مفترض الطاعت معصوم عن الخطأ، منزہ عن العیب اور مرکز وحی الٰہی ہوتی ہے، ان برگزیدہ ہستیوں کو اللہ کا نمائندہ خصوصی ہونے کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ یہ جہاں مامور من اللہ ہوتے ہیں وہاں ان کی اطاعت بھی امت پر فرض قرار پاتی ہے۔ نبی کا انتخاب براہ راست اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں اور یہ ایک وہبی چیز ہے اس میں کسی کے علم و عمل کسب و ہنر، حسن و جمال، عبادت و ریاضت، ذکاوت و فطانت، مال و جاہ، غرضیکہ انسان اپنی تمام تر صلاحیتوں کے باوجود اس میدان میں خالی ہاتھ نظر آتا ہے، ایسا نہیں ہو سکتا کہ کوئی شخص اپنی عبادت و ریاضت، مجاہدوں اور مراقبوں، سیادت و امارت کے ذریعے سے مقام نبوت تک پہنچ جائے، ایک انسان اپنی محنت و کاوش، قابلیت و تجربہ کی بنا پر اچھا ڈاکٹر و انجینئر تو بن سکتا ہے، ذہانت و ذکاوت کی وجہ سے کسی فن کا امام تو بن سکتا ہے، مال و جاہ اور افرادی قوت سے قائد و سربراہ تو بن سکتا ہے، لیکن کوئی بھی شخص اپنی ذکاوت و ذہانت، قوت و طاقت، صنعت و حرفت، علم و عمل، غرضیکہ دنیا کے تمام اسباب جمع کرنے سے نبی نہیں بن سکتا اور اس میں بھی شک نہیں ہے کہ نبی اپنے وقت میں سب سے زیادہ ذہین و فطین، عابد و زاہد، عالم و عارف، حسین و جمیل، صابر و قانع، غرضیکہ انسانیت کی تمام خوبیاں وقت کے نبی میں موجود ہوتی ہیں، مگر اس کو مقام نبوت ذکاوت و فطانت، عبادت و ریاضت، علم و معرفت، کی بنا پر حاصل نہیں ہوتا بلکہ اس منصب کے لئے براہ راست خدائے عزوجل کے انتخاب کا دخل ہوتا ہے۔ چنانچہ فرمان خداوندی ہے:

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ منتخب کرلیتا ہے، فرشتوں میں سے احکام پہنچانے والے اور آدمیوں میں سے۔" (سورۃ الحج)

معلوم ہوا کہ انبیأ علیہم السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے منتخب شدہ اور مامور من اللہ ہوتے ہیں، انبیأ کا مرتبہ اعلیٰ و ارفع ہوتا ہے، انبیأ کرام کا یہ مبارک سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر آقائے نامدار، سرور دو عالم، شافع محشر، ساقئ کوثر، رحمۃ اللعالمین، حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر آکر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہوگیا ہے۔ اس لئے کہ بعثت انبیأ کا مقصد خلق خدا کی رہنمائی ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے انبیأ کرام کا سلسلہ شروع فرمایا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس

ختم نبوۃ

کو ختم فرمادیا۔اس لئے کہ شریعت محمدی کے بعد کوئی شریعت انسانیت کی رہنمائی نہیں کر سکتی،لہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ ہی مقصد بعثت انبیاؑ پایہ تکمیل کو پہنچ گیا۔

پس اب جو شخص بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے گا اسلام سے خارج ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا،لہذا اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہ رہا اور جنہوں نے اس جھوٹے دعویٰ کی تصدیق کی وہ بھی مرزا کے ساتھ کفر میں داخل ہو گئے۔اب یہاں دو باتوں پر بحث کرنی ہے:

(۱) مرزا غلام احمد قادیانی کا اسلام جس کے بارے میں اوپر بات ہو چکی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اسلام کے درمیان آگ اور پانی کی نسبت ہے، جس طرح یہ دونوں جمع نہیں ہو سکتے اسی طرح اسلام اور قادیانی بھی جمع نہیں ہو سکتے۔

☆...... مرزا نے فارسی میں اشعار لکھے ہیں جن میں سے ایک کا ترجمہ یہ ہے:

"زندہ ہوا ہر نبی میری آمد سے تمام رسول میرے کرتہ میں چھپے ہوئے ہیں۔"(نزول مسیح ص ۱۰۰ از غلام احمد قادیانی)

☆...... حاشیہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۶۵ پر مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دین کی اشاعت پوری نہ ہو سکی میں نے پوری کی"

صرف ان دو حوالوں سے مرزا غلام احمد قادیانی کا کفر روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے۔ایک طرف تو مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے آپ کو نبی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے تو دوسری طرف گویا کہ اس نے یہ دعویٰ کیا کہ تمام انبیاؑ ناکام ہو گئے اور ان سے فریضہ خداوندی کی ادائیگی کا حق ادا نہ ہو سکا،گویا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نبوت اور ختم نبوت کا بھی منکر ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار بھی یہی عقائد رکھتے ہیں اور سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے جھوٹے نبی کے پھیلائے ہوئے جال میں پھانسنے کی کوشش کر رہے ہیں اور اس کے لئے مختلف انداز و طریقوں کو استعمال کیا جاتا ہے، اور ایسے طریقے استعمال میں لائے جاتے ہیں کہ انسانیت شرم کے مارے سر اٹھانے کی ہمت نہیں کرتی، کبھی مال و زر کے ذریعے اور کبھی نوجوان لڑکیوں کے ذریعے اور کبھی لندن اور دیگر کفرستان کے ویزوں کے ذریعے اور نا معلوم کن کن ذرائع کو استعمال میں لایا جاتا ہے۔

(۲) دوسری بات شاتم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سزا کے متعلق ہے۔ چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاؑ علیہم السلام کا استہزا اور ان کی گستاخی کرنے والوں کے بارے میں ارشاد ہے:

ترجمہ: "اور جو لوگ بدگوئی کرتے ہیں اللہ کے رسول کی ان کے لئے عذاب ہے دردناک۔" (سورۃ توبہ)

مولانا شبیر احمد عثمانیؒ لکھتے ہیں:

"خدا اور رسول کا استہزا اور احکام الٰہی کا استہزا تو وہ چیز ہے کہ اگر محض زبان سے دل لگی کے طور پر بھی کیا جائے تو وہ بھی کفر عظیم ہے، چہ جائیکہ منافقین کی طرح ازراہ شرارت اور بدباطنی سے ایسی حرکت سرزد ہو۔"(تفسیر عثمانی)

شاتم رسول کے متعلق قاضی عیاضؒ نے الشفاء میں اور امام ابن تیمیہ نے الصارم المسلول میں حضرت علیؓ سے ایک روایت بیان کی ہے کہ:"جو کسی نبی کو گالی دے،اسے قتل کر دیا جائے۔"الصارم المسلول میں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب و شتم کرنے والے کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:"امام ابو حنیفہ و امام شافعی رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ یہ کام ارتداد جیسا کفر ہے جب تک توبہ نہ کرے،اس کے مرتکب کو قتل کر دیا جائے گا اور امام مالک و احمد رحمہم اللہ کے نزدیک ایسا شخص واجب القتل ہے۔اس کی توبہ بھی قبول نہیں۔" قاضی عیاضؒ نے اپنی کتاب الشفاء میں نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ ہارون الرشیدؒ نے امام مالک سے گستاخ رسول کے بارے میں حکم دریافت کیا تو آپؒ نے فرمایا:"اس امت کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں جس کے نبی کو گالیاں دی جائیں۔"اس سے بڑا ظلم اور گالی اور کیا ہو سکتی ہے کہ ایک ملعون شخص کو برگزیدہ ہستیوں کی صف میں لا کھڑا کیا اس عقیدے سے براہ راست انبیاؑ کی نبوت پر حملہ کیا ہے اور انبیاؑ کے تعمیر شدہ قصر میں دراڑ ڈالنے کی ناپاک جسارت کی ہے۔

جان لیجئے کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم اور جملہ انبیاؑ علیہم السلام کی عزت و توقیر دین اسلام کا وہ بنیادی تصور ہے جس سے صرف نظر کرنا خالصتاً کفر ہے۔کوئی شخص کسی نبی علیہم السلام کی توہین کا ارتکاب کرے،ایسے شخص کو رعایت دینا انسانیت کی تذلیل ہے جن نفوس قدسیہ کے صدقے انسانیت کو شرف و مجد نصیب ہوا ان کی توہین کرنے والا قطعاً کسی رعایت کا مستحق نہیں وہ انسانیت کے لبادہ میں درندہ ہے جو اپنی دیدہ دہنی سے فساد پھیلانا چاہتا ہے،اسے قانون کے سپرد کرنا ہی انصاف کا تقاضا ہے۔ورنہ ہر راج پال ملعون کے لئے غازی علم الدین جیسے قابل فخر سپوت پادری سیموئل کے لئے زاہد حسین جیسے عشاق رسول صلاح الدین ایوبیؒ جیسے مجاہد غیرت مند نوجوان اللہ نے پیدا کئے ہیں۔

حکمرانوں سے ہماری گزارش ہے کہ وہ قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیوں کو فی الفور روکیں اور انہیں گرفتار کیا جائے اور وہ علی الاعلان اپنا باطل اور جھوٹے مدعی نبوت سے براءت کا اعلان کریں وقت نے بتلایا کہ جب قانون حرکت میں نہیں آتا تو پھر امیر

باقی ص ۲۲ پر

ختم نبوۃ

مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزارویؒ

اتباعِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور ختمِ نبوّت

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:

جناب صدر گرامی قدر و معزز حاضرین اجلاس

اس اجلاس میں جو سالانہ منعقد ہوا کرتا ہے، ختم نبوت کانفرنس یہ ربوہ کے سالانہ، اجتماع کے مقابلے میں ہے۔ چنیوٹ والوں کا فرض ہے کہ جو ربوہ کا دروازہ ہیں کہ وہ اس دروازے کو بند کریں۔ یہاں سے جب مرزائی مرتد گزر کر جاتے ہیں تو نعرے لگاتے ہوئے جاتے ہیں، میں ان کو اور حکومت کو متنبہ کرتا ہوں کہ اگر یہ کام جاری رہا تو ہم آئیں گے تو نعرے لگاتے ہوئے آئیں گے پھر تم کو پتہ چل جائے گا کہ نعرے کیسے لگتے ہیں اس لئے کہ تم آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہو میں اس بات کے خلاف ہوں کہ مرزائیوں کا رعب اس ملک پر قائم کیا جائے ان کے رعب کی داستانیں سنائی جائیں، میں تو اس طرز کا آدمی ہوں کہ۔

مرزائیوں کا مقابلہ:

مرزائیوں کا مقابلہ ہمارے لئے کوئی مشکل نہیں ہے۔ حکومت اگر غیر جانبدار بھی رہ جائے تو ہم ان کا تیاپانچہ کردیں گے انشاء اللہ، ہم حکومت سے یہ کہتے ہیں کہ وہ اگر ہمارا ساتھ نہیں دیتی تو ان کی سرپرستی نہ کرے اور اگر حکومت ان کی سرپرستی کرے بھی تو یہ سرپرستی اس کو مہنگی پڑے گی اگر وہ سرپرستی نہ کرے گی تو ہم ان سے نبٹ لیں گے انشاء اللہ تعالیٰ، قادیانی ہر سال ساری دنیا سے اکٹھے ہوکر ظفر اللہ مرتد تک یہاں آجاتے ہیں اجتماع منا لیتے ہیں، وہ بھی کوئی چھوکری کے لئے اور کوئی نوکری لینے کے لئے آتا ہے کوئی کس غرض سے کوئی کس غرض سے وہاں آجاتا ہے۔

(الحمدللہ! ۱۹۸۴ء کی تحریک ختم نبوت کے بعد قادیانیوں کا سالانہ جلسہ بند ہوچکا ہے، اور چنیوٹ میں منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنس اب ہر سال اکتوبر کے مہینہ میں صدیق آباد (ربوہ) میں بڑا آب و تاب سے منعقد ہوتی ہے)

میرے دوستو! میں نے جو دو آیتیں قرآن پاک کی پڑھی ہیں، ان کے ترجمے سے پہلے ان دو تقریروں کے بارے میں کچھ عرض کروں جو مجھ سے پہلے ہوئیں، حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب (مولانا عبدالرحمن میانویؒ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ راہنما تھے ساری زندگی انگریز اور اس کی معنوی اولاد قادیانیوں کو للکارتے رہے۔ آخر عمر میں کراچی منتقل ہوگئے اور وہیں انتقال فرمایا) میانوی نے ایک قصہ چھیڑ کر ٹیکسلا کا میری تمام گزشتہ یادوں کو تازہ کردیا وہ پہلی تقریر تھی جو مولانا نے کی میں نے سنی اور یہ پہلی ملاقات تھی جو میری ان سے ہوئی اور واقعہ یہ ہے میں آپ سے عرض کروں کہ اس تقریر کے بعد میں کسی کی تقریر کو پسند نہیں کرتا تھا اتنا سکون پیدا کردیا تھا انہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان بیان کرکے اور صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کا عادل ہونا بیان کرکے اور صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کا معیار حق ہونا بیان کرکے اور ان کا حامل دین شریعت بیان کرکے اور ثابت کرکے انہوں نے اپنا فرض ادا کردیا، اس وقت یہ اس مشن پر تھے اور ختم نبوت کا مشن تو چودہ سو سال سے مسلمانوں کا مشترکہ مشن رہا ہے۔ میرے محترم دوستو! یہ جو انہوں نے الفاظ کہے ہیں کہ میں تمہاری زیارت کرنے یا زیارت کرانے آیا ہوں، ان لفظوں کا مجھ پر بڑا اثر پڑا وہ زیارت کرانے آئے تھے۔ دیکھئے یہ اب بیماری کی وجہ سے عمر کی وجہ سے نہ سہی میری عمر ۸۰ سال ہے، ان کی ۶۲ سال ہوئی ناجیسا کہ انہوں نے بیان کیا لیکن بیماریوں نے انہیں بہت کمزور کردیا، اب یہ دوسرے بزرگ جو ہمارے درمیان پھر رہے ہیں، اس لئے ان کی زیارت بھی ثواب ہے ان کا آنا بھی بڑی ہمت ہے مولانا عبدالرحیم اشعر نے تقریر فرمائی وہ تقریر بڑی پرجلال تھی اللہ تعالیٰ ان نوجوانوں کو اور توفیق عطا فرمائے۔

(مولانا عبدالرحیم اشعر مدظلہ جامعہ خیرالمدارس ملتان کے فاضل اور مجلس کے بانی راہنماؤں میں سے ہیں ساری زندگی قادیانیت کے تعاقب اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے گزار دی۔ بیماری نے لاغر اور کمزور کردیا ہے، اپنے گھر عنایت پور جلالپور والا میں قیام پذیر ہیں۔)

میرے محترم دوستو! طالب علموں کی یوں بھی تعریف کی جاتی ہے، میرے بھائی نے جو مذہبی جذبات ظاہر کئے کیا کروں، انگریز نے تعلیم کی بنیاد خراب رکھی۔ میں ایک نوجوان کو پشاور میں ایک کالج میں داخل کرانے گیا، وہاں میں نے دیکھا کہ نئے طالب علم کو کوئی دھکے دیتا، کوئی گالیاں دیتا ہے کوئی مزاح کرتا ہے میں حیران ہوا یہ کیا کرتے ہیں معلوم ہوا کہ یہ ہر نووارد کے ساتھ ایسا کرتے ہیں۔

ختم نبوۃ

میرے دوستو! یہ انگریز کے زمانے کی رسم ہے اسے چھوڑ دو آپ کو اگر احساس نہیں تو ہو جانا چاہئے، آج کے طالب علم کل کے مجسٹریٹ ہوں گے، جج ہوں گے لیڈر ہوں گے اس لئے آپ کو اچھے اخلاق اپنانے چاہئیں بہر حال اس میں تو شک نہیں کہ طلباً نے آزادی کی جنگ میں بھی حصہ لیا اور تحریک۔

تحریک ۱۹۵۳ء میں گرفتاری نہ دینے کی وجہ :

ختم نبوت میں بھی حصہ لیا جب ۱۹۵۳ء میں ختم نبوت کی تحریک چلی میں اس وقت لاہور میں تھا مجھے مولانا محمد علی صاحب جالندھری رحمۃ اللہ علیہ نے حکم دیا کہ تم کو گرفتاری نہیں دینا دفتری کام کرتے رہنا ہے میں نے اس حکم کی تعمیل کی، دوسرے دن پولیس کا وارنٹ تھا میں نے رائے منسوخ کی اور سوچا کہ گرفتاری دینا بہتر ہے لیکن محترم مولانا حافظ حمید اللہ صاحبؒ (مولانا حافظ حمید اللہؒ حضرت لاہوریؒ کے چھوٹے صاحبزادے تھے۔ ۲۹/ جنوری ۱۹۷۱ء کو اچھرہ میں وفات پائی اور اپنے عظیم المرتبت والد محترم کے قدموں میں قبرستان میانی صاحب لاہور میں آرام فرما ہیں) جو قطب الاقطاب حضرت لاہوریؒ کے فرزند تھے انہوں نے فرمایا تم نے گرفتاری نہیں دینی اور مجھے اٹھا کر موٹر میں آٹھ میل دور لے گئے، دوسرے دن وہاں حضرت لاہوریؒ تشریف لے آئے ہم نے مل کر ایک تحریر لکھی گورنر کے نام کہ میں فلاں تاریخ کو اپنے مطالبات پیش کرنے کے لئے تمہاری کوٹھی پر آؤں گا، انہوں نے تحریر دے دی اور پولیس کو پھو پڑ گئے ان کے مکان کو گھیرا مدرسے کو گھیرا خدام الدین کو گھیرا تا آنکہ حضرت مولانا ٹیکسی میں سوار ہو کر عین وقت پر جلسہ گاہ میں پہنچ گئے لڑکوں نے بڑی ہمت سے کام لیا ایسی جگہ ان کو رکھا، بہر حال وہاں ایک نئی نومولود پارٹی ہے اس کے جاسوس تھے انہوں نے کہا پھر لاہور چلتے ہیں پھر لاہور آ گئے۔

میرے دوستو! اس وقت لاہور کی گلیوں میں یہ اشتہار لگے تھے کہ ہزاروی جہاں ملے اس کو گولی مار دو میں نے تقریر کی تھی غالباً منڈی بہاؤ الدین اور ایک ٹوبہ ٹیک سنگھ ایک قلعہ دیدار سنگھ اور ایک لاہور میں قلعہ گوجر سنگھ یہ سارے سنگھ میرے حوالے تھے ان تقریروں میں، میں نے کہا تھا کہ ان مرزائیوں کو کچھ نہ کہنا یہ ہمارے پڑوسی ہیں، امن سے رہیں نبوت کو تو ہم مانتے نہیں کسی کی، لیکن ہیں تو ہمارے پڑوسی میرا فرض ہے کہ ان کو بھی اچھی بات کہہ دوں تو میں نے ان سے یہ عرض کیا تھا کہ تم قادیان جاتے ہو جایا کرو دیکھو تم ربوہ جاتے ہو جایا کرو لیکن خدا کے لئے لڑکیوں کو نہ لے کر جاؤ آگے سانڈ بیٹھا ہوا ہے یہ میں نے ان کو مشورہ دیا تھا، اس سے یہ بڑے چڑے ہوئے تھے حالانکہ مشورہ صحیح تھا میرا اگر میں مل جاتا تو تکہ بوٹی کر دیتے، بہت سے مسلمانوں کو انہوں نے گولیوں سے اڑایا اور

۱۹۵۳ء میں دس ہزار مسلمانوں کو شہید کیا گیا :

بقول عبد القیوم خان وزیر داخلہ کے دس ہزار مسلمانوں کو لاہور میں خاک و خون میں تڑپایا گیا۔ اگر لاہور کی سڑکوں کو کھودا جائے تو آج بھی خون ابلنے لگے وہاں سے، اور یہ گولیاں کس نے کھائیں داڑھی والوں نے کھائیں، کالج والوں نے کھائیں اس پچے نے خدا اس کو عمر دے اور دینی جذبہ دے اور سارے کالج والوں کو، وہ بات درمیان میں رہ گئی۔

کالج کے طلباً کو مبارکباد :

کالج والوں نے ہر بات میں حصہ لیا خاص کر چنیوٹ کے کالج کے طلباً کو میں مبارکباد دیتا ہوں یہ سارے ملک کے لئے نمونہ ہیں، اللہ ان کو توفیق دے۔ وہاں بھی ابھی لاہور میں روپوش تھا، میرے پاس اطلاع آئی کہ طلباً جلوس نکالنا چاہتے ہیں نکالیں یا نہ نکالیں، حکومت نے مارشل لاء نافذ کر دیا کوئی جلسہ جلوس نہ ہو آدمی نہ ہوں گولی چلے گی میں نے کہلا بھیجا اللہ کی راہ میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے تحفظ کے لئے جلوس نکالو، چنانچہ جلوس نکالا نوجوانوں پر گولیاں چلیں اور بہت سے شہید ہوئے۔

میرے دوستو! ختم نبوت کے لئے مسلمانوں کے بچوں نے گولیاں کھائیں اور اس کانفرنس میں ہر طبقہ کے لوگ شرکت کرتے ہیں، ہم تو اس کانفرنس میں صرف برکت کے لئے آتے ہیں تقریریں تو بیسیوں کرتے ہیں پر جو کرتے ہیں زوردار کرتے ہیں ہم تو اس لئے آتے ہیں کہ یہ قادیانیوں پر ظاہر ہو جائے کہ ان کے مقابلے میں ہم سب ایک ہیں، میں نے سنا کہ کسی قادیانی نے کہا کہ جمعیت میں دو پارٹیاں ہو گئیں سن لو بات! تم نے پہلے دلیل پیش کی تھی کہ تم لوگ آپس میں ایک دوسرے کو کافر کہتے ہو تمہارے کافر کہنے کا کیا اعتبار ہے، میں نے کہا پہلے تو سب ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں بعض نادانوں کا کام ہے، لیکن اگر وہ کہیں بھی تو تم کو سب مل کر کافر کہتے ہیں ایک کفر دون کفر ہوتا ہے اور ایک کفر بڑا ہوتا ہے تم کو سارے مل کر کافر اعظم کہتے ہیں، تو میرے دوستو آپ کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ ان مرتدوں کے مقابلے میں ہر کلمہ گو کا سینہ توپوں کے سامنے حاضر ہے گولیوں کے سامنے حاضر ہے اور میں اپنے دوست مولانا عبد الرحمٰن میانوی کی تائید کروں گا کہ ملک میں قانون ہونا چاہئے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین خلاف قانون ہو اور ہے اب بھی خلاف قانون

ختم نبوۃ

لیکن اس پر عمل ہونا چاہئے۔ (الحمدللہ! ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے قانون بن چکا ہے کہ گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سزا صرف اور صرف سزائے موت ہے۔)

میرے محترم دوستو! میں نے دو آیتیں آپ کے سامنے پڑھی ہیں، پہلی آیت کریمہ کا ترجمہ یہ ہے۔

آپ کہہ دیجئے اے پیغمبر اگر تم خدا کو چاہتے ہو تو میرے پیچھے چلو، یہ میں نے اردو بامحاورہ ترجمہ کیا ہے اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو میرا اتباع کرو، اگر تم حق وباطل کی تفریق چاہتے ہو تم جنت کو جانا چاہتے ہو تو خدا کی رضامندی اور قرب چاہتے ہو تم نجات چاہتے ہو تو میرے پیچھے چلو سارے راستے نجات کے بند ہوگئے سوائے میرے راستہ کی پیروی کے مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ :

"اب میری بیعت کو خدا نے نوح کی کشتی قرار دیا ہے، جو میری بیعت کرے اس کی نجات ہوگی جو میری بیعت نہیں کرے گا، اس کی نجات نہیں ہوگی۔" (نعوذباللہ)

میں کہتا ہوں جو مرزا کی بیعت کرے گا وہ جہنم میں جائے گا باقی انشاء اللہ بچ جائیں گے، اگر تیری بیعت کے بغیر نجات ناممکن ہے تو نجات کا سارا دارومدار اتباع میں ہے اور تم کہتے ہو کہ رسول کی پیروی کرے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی پیروی کرے تابعین کی پیروی کرے ائمہ اربعہ کو مانے اولیا کرام کو مانے روزانہ نماز کا پابند ہو عقائد درست ہوں سب کچھ کرے لیکن اگر میری بیعت نہ کرے تو کافر ہے یہ لکھا ہے، مرزا غلام احمد قادیانی نے

میرے محترم دوستو! دوسری آیت جو میں نے پڑھی ہے : "ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین"

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے پیغمبر ہیں جو ساری امت کے باپ ہوا کرتے ہیں، ان کی تو لاکھوں اولاد ہیں خاتم النبیین ہیں اور قیامت تک جتنے مسلمان پیدا ہوں گے سارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی اولاد ہیں، اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی اولاد ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے روحانی باپ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں مسلمانوں کی مائیں ہوئیں اور آپ کی مائیں ہیں جو ان کو زبان دراز کہے وہ مسلمان ہو سکتا ہے؟ چودھویں صدی کا زمانہ ہے کفر ہے اور کوئی پوچھتا ہی نہیں۔

میرے دوستو! مرزا غلام احمد قادیانی نے حقیقت الوحی میں خاتم النبیین کی تعریف اس نے لکھی ہے : "نبی تراش" "نبی گھڑنے والا یعنی ۱۴سو سال کے علماً، تابعین اور صحابہ کرامؓ سب کا اتفاق ہے کہ خاتم النبیین کا معنی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا، لیکن مرزا کہتا ہے نہیں نبی تراش، وہ جس کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خوشخبری سنائی تھی کہ :

"میرے بعد ایک نبی آنے والا ہے جس کا اسم گرامی احمد ہوگا۔"

محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضور نے فرمایا :

"زمین پر میرا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے آسمان میں احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔"

یہ دونوں نام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں قادیانی کہتے ہیں کہ یہ آیت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نہیں ہے مرزے کی شان میں ہے، شکل دیکھی مرزے کی کبھی آپ نے : "ومبشراً برسول یاتی من بعد اسمہ احمد" اس شکل کو دیکھو یہ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بنا پھرتا ہے شکل کا، اسی لئے کہا میں نے شکل دیکھو تو پھر تم خود توبہ کرو، کہتے ہیں کہ یہ پیشگوئی مرزے کے بارے میں ہے، آپ کے بعد تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم آئے مرزا تو نہیں آیا؟ دوسری بات یہ ہے اگر آج ایک شخص کا نکاح ہوتا ہے اور لکھا جاتا ہے غلام احمد ولد غلام مرتضیٰ کا نکاح اس عورت کے ساتھ اور دوسرے دن ایک شخص دعویٰ کردے احمد خان ولد عبدالرحیم کہ یہ میری بیوی ہے میرا نام ہے غلام احمد سے مراد احمد ہے بولو اس کا یہ کہنا صحیح ہوگا؟ تمہارا نام تو غلام احمد ہے اور تم احمدی نہیں ہو اور تمہارا نام ہم نے مرزائی رکھا ہے، قادیانی نہیں، اس لئے کہ اس سے لاہوری نکل جاتے ہیں۔

لاہوری گروپ کے وجوہات کفر :

لاہوری مرزائی بھی اسلام سے اسی طرح خارج ہیں جس طرح قادیانی، پھر یہ بات کیسے مان لیں کہ مرزائی اس لئے کافر نہیں کہ ہم کو کافر کہتے ہیں بھئی اگر ہم کو کافر نہ بھی کہیں بتاؤ جو معراج جسمانی کا انکار کرے وہ کافر ہے یا نہیں؟ جو حیات مسیح علیہ السلام کا انکار کرے وہ کافر ہے کہ نہیں؟ جو عیسیٰ علیہ السلام کو شراب پینے والے بتائے، جو پیغمبروں کی توہین کرے وہ کافر ہے کہ نہیں؟ چاہے وہ ہم کو کافر کہیں یا نہ کہیں مرزائی قطعی کافر ہیں اور مرتد ہیں یہ علما میرے پاس بیٹھے ہیں یہ بتائیں کہ اہل سنت کے نزدیک کیا عقیدہ ہے کہ مسلمان اور کافر کے درمیان کوئی تیسری چیز ہو سکتی ہے یا مسلمان ہوگا یا کافر ہوگا، یہ میری بحث ہوئی قاضی عطاء اللہ کے ساتھ آپ جانتے نہیں قاضی عطاء اللہ کو یہ لاہوریوں کے بارے میں ذرا نرم تھا یا سارے قادیانیوں کے بارے میں نرم ہوگا۔ میں نے تحقیق نہیں کی، وزیر تھا سرحد کا سرخپوش لیڈر، میں اس کے پاس گیا کسی کام سے، اس نے مجھ سے کہا کہ تم یہ کافر، کافر کہتے ہو، یہ ٹھیک نہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ قاضی صاحب پہلے ایک فیصلہ کرو کہ کفر اور

ختم نبوۃ

اسلام دو چیزیں ہیں یا ایک کہنے لگے دو، میں نے کہا پھر ان کے درمیان کوئی حد فاصل ہونی چاہئے یا نہیں؟ کہنے لگے ہاں! میں نے کہا یہ تو آپ نے مان لیا کہ کوئی حد ہونی چاہئے وہ حد کونسی ہے؟ اس پر پھر بحث کریں گے، جو لوگ لاہوریوں کو مسلمان سمجھتے ہیں اور اسلام میں داخل کرتے ہیں ان کا وہی حکم ہے جو مرزا قادیانی کا مرزا بشیر الدین محمود کا مرزا ناصر احمد کا ان سب کا ایک حکم ہے دین نہیں بدل سکتا اسلام نہیں بدل سکتا۔

مرزائیوں سے خطاب :

اور مرزائیو! میں تم کو ایک بات کہتا ہوں تم یہ خواب دیکھ رہے ہو کہ پاکستان میں ہماری حکومت ہوگی، ایوب خان کا دور تھا، وہ لندن گیا ہوا تھا میں اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب، مولانا عبید اللہ انور صاحب، اور غالباً مولانا محمد اکرم مرحوم رحمہم اللہ تھے ہم قائم مقام صدر عبد الجبار خان کے پاس گئے ہم نے ایک تحریر پیش کی اپنے مطالبات کی ہمیں پتہ تھا کہ ایوب سے تو ملنا شاید مشکل ہے اس طرح ہماری باتیں اس تک پہنچ ضرور جائیں گی۔ اس میں لکھا تھا کہ :

"ربوہ سے مبلغ گئے ہیں مری کو انہوں نے وہاں کے خطیبوں سے کہا کہ چار سال بعد ہماری حکومت ہو جانی ہے تم ہماری ہر بات اس وقت مانو گے بہتر ہے اسی وقت مان جاؤ تو میں نے کہا اس کی تحقیق ہونی چاہئے میں نے مبلغوں کے اور خطیبوں کے نام بتلا دیئے۔"

عبد الجبار نے پی اے کو بلایا اس نے پہلے ٹالا جب دوبارہ نائب صدر نے کہا تب اس نے لکھا اور شاید اس نے پھر پیش نہیں کیا اور ایک اور بات کہوں، آپ سے انکوائری کورٹ میں سردار عبد الرب نشتر نے جو مسلم لیگ کے صدر تھے یہ بات کہی تھی کہ مرزائی علیحدگی پسند ہیں، اسی طرح جب نور خان گورنر تھے میں ان دنوں ان سے ملا اور کہا۔

۱۹۶۵ء کی جنگ ربوہ میں روشنی :

۱۹۶۵ء کی جنگ میں ربوہ میں روشنی ہوتی تھی، بلیک آؤٹ کے وقت رپورٹ ہوئی حکومت نے انکوائری بورڈ مقرر کیا، اس نے تحقیقات کے بعد جواب دیا کہ نہیں، دوبارہ رپورٹ ہوئی افسر مقرر ہوا، اس نے بھی کہا غلط ہے، تیسری بار رپورٹ ہوئی تو تحقیقات کے بعد پتہ چلا کہ صحیح، روشنی ہوتی ہے پھر ہم نے سنا کہ حکومت نے کنکشن کاٹ دیا ربوے کا اور اس وقت کٹ رہا، جب تک لڑائی ختم نہ ہوئی، میں نے نور خان سے کہا تم اب گورنر ہو مغربی پاکستان کی تحقیقات کرو اس معاملے کی یہ حکومت کے غدار ہیں اور دشمن کے ساتھ ملے ہوئے ہیں، میں اب بھی حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ تحقیقات کرو کہ ایسا کیوں ہوا تھا؟ ربوہ کی زمین کھود و کہیں ہتھیار دفن نہیں، اور ربوہ میں مسلمانوں کے بسنے کا انتظام کرو، نور خان نے کہا یہ نہیں ہو سکتا کہ وہاں روشنی ہوتی ہے، میں نے پھر کہا کہ اچھا تم یہ بتاؤ یہ تو تمہیں علم ہے کہ مرزائی اپنے خلیفہ کی بات پہلے مانتے ہیں حکومت کی بعد میں، انہوں نے کہا یہ ٹھیک ہے، اب میں پوچھتا ہوں کہ اگر ہم کو بھٹو صاحب حکم دیں کہ مرزائیوں کو کافر نہ کہیں تو ہم کہیں گے ہم تمہاری بات نہیں مانتے مرزائی مرتد اور پکے کافر ہیں وہ کہیں نماز نہ پڑھو، ہم کہیں گے ہم تمہارا یہ حکم نہیں مانتے وہ کہیں گے مرزائیوں کے خلاف کانفرنس نہ کرو، ہم کہیں گے ہم کریں گے، وہ کہیں تقریر نہ کرو ہم کہیں گے کریں گے وہ عائلی قانون کو ٹھیک کہیں ہم کہیں گے عائلی قانون جو اس ہے عائلی قوانین قرآن کے خلاف ہیں، ہم اسے نہیں مانتے، میں نے اسمبلی میں عائلی قوانین کی بحث کے دوران یہاں تک کہا کہ جو عائلی قوانین کے حق میں تقریر کرتے ہیں وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

مولانا محمد علی جالندھریؒ اسمبلی میں ہوتے تو :

کاش! میری جگہ مولانا محمد علی جالندھری مرحوم ہوتے اسمبلی میں تو ختم نبوت کے لئے بہت مفید ثابت ہوتے، اگر میری جگہ وہ ہوتے تو ختم نبوت کے لئے اور دین کے لئے وہ سو ثابت ہوتے بڑے قیمتی بزرگ تھے، حضرت شاہ صاحب کے خاص ساتھیوں میں سے تھے، کیا عرض کریں، انہوں نے شاہ صاحب کا ذکر کر کے ہماری پرانی یادیں تازہ کر دیں۔ شاہ صاحب کے پرانے ساتھی شیخ حسام الدین، ماسٹر تاج الدین انصاری اور مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی، چوہدری عبد العزیز بیگو والا رحمہم اللہ تعالیٰ سارے تشریف لے گئے، چوہدری افضل حق صاحب رحمۃ اللہ علیہ بڑے لوگ تھے، چوہدری صاحب نے جو کتاب لکھی "دین اسلام" میں حیران تھا کہ ایک سب انسپکٹر پولیس دین اسلام کے بارے میں کیا لکھے گا وہ کتاب میں نے پڑھی جناب میں نے اس سے بہتر کتاب اپ ٹو ڈیٹ طبقہ کو روزے نماز کی طرف مائل کرنے والی نہیں دیکھی بہترین کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی روحوں کو جنت میں پہنچائے لی ٹیم آخری ان کے ساتھی جو میری طرح تھے یعنی نمبر دو حضرت مولانا محمد علی جالندھری، حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی اور حضرت مولانا لال حسین اختر رحمہم اللہ تعالیٰ خدا ان کو غریق رحمت کرے یہ میرے ساتھی وہ بھی گئے یہ مولانا جو آپ کے سامنے ہیں ٹمٹماتے چراغ یہ اس جہاں کے بزرگ ہیں، آپ کے اندر خدا ان کو زندگی دے اور صحت بھی دے۔ میں جب سمجھتا ہوں کہ عمر ضائع کی آپ بھی میری طرح پشیمان ہوں گے، یاد رکھو اس وقت سے پہلے کچھ کر لو جب اس جہاں سے کوچ کر جاؤ گے۔

ایک بات عرض کردوں میں نے حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ کے ایک بھوئی سے میں نے یہ بات سنی جو چکوال میں رہتے ہیں اور پہلے کوئٹہ میں پولیس انسپکٹر تھے، انہوں نے قصہ سنایا کہ ایک مرزائی ڈاکٹر کوئٹہ میں تقریر کر رہا تھا اور تقریر بھی اس نے بڑی سخت کی اور علماء کو اور مسلمانوں کو بہت برا بھلا کہا وہاں مسلمانوں نے اس بات کو برا منایا تو اسے قتل کر دیا گیا۔ اس ڈی ایس پی نے مجھ سے کہا کہ میں نے ابتدائی رپورٹ ایسی کر دی کہ کراچی تک کے لوگ میرے پاس آئے کہ کچھ کرو لیکن میں نے کہا ابتدائی رپورٹ کیسے بنے کوئی بھی اس ڈاکٹر کے قتل میں قید نہیں ہوا۔ یہ پولیس والے بڑی شے ہوتے ہیں، ابتدائی رپورٹ غلط کر دیں تو قتل کا ہائی کورٹ تک کچھ نہیں بنتا۔

میرے محترم دوستو! مرزائیوں تک یہ بات پہنچادو کہ اگر تم حکومت پر قبضہ کرنا چاہو گے تو ہم تمہاری تکا بوٹی کر دیں گے، جناح صاحب نے ظفر اللہ قادیانی کو وزیر خارجہ بنایا تو اس نے تمام عہدوں پر مرزائی مسلط کئے۔

مسلم لیگ سے معاہدہ:

مرزائیوں کو مسلم لیگ نے ٹکٹ دیئے ہم نے اس کے ساتھ معاہدہ کیا۔ امیر شریعتؒ نے معاہدہ کیا کہ ہم مسلم لیگ کی حمایت کریں گے لیکن جہاں تم نے مرزائیوں کو ٹکٹ دیا وہاں ہم مخالفت کریں گے، لیاقت علی کو خدا بخشے اس نے یہ کام کیا کہ جہاں مرزائیوں کو ٹکٹ دیئے تھے ان حلقوں کا اس نے دورہ نہیں کیا اور ہم نے سارے مرزائیوں کو شکست دی۔

میرے دوستو! یہ کام کرنے کے ہیں باتیں بنانے کے نہیں ہیں، بھٹو سے جب یہ مشہور ہوا کہ سب کمانڈر مرزائی ہیں تو میں نے مسٹر بھٹو سے کہا کہ تم ٹکا خان کو توسیع کیوں نہیں دے دیتے؟ اس نے کہا کہ ہم نے ٹکا خان کو توسیع دے دی ہے۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں اگر حکومت ٹکا خان کو توسیع نہ دیتی، آج آپ کے کمانڈر مرزائی ہوتے یا نہیں؟ میں نے پہلے بھی کہا تھا اب بھی کہتا ہوں کہ اگر تم نے حکومت پر قبضہ کرنا چاہا اور کسی عہدے پر آگئے تو ہم تمہیں گولی مار دیں گے تمہاری ٹانگ کھینچ کر نیچے اتار دیں گے۔

صدر اور وزیر اعظم کے لئے مسلمان ہونے کی شرط:

صدر اور وزیر اعظم کے لئے تو ہم نے مسلمان ہونے کی شرط لگادی ہے اور حلف نامہ میں ہم نے یہ الفاظ لکھوادیئے ہیں کہ: "میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبی نہیں مانتا۔" اب ہماری یہ کوشش ہونی چاہئے کہ فوجوں کے کمانڈر بھی مسلمان ہوں، صوبوں کے وزراء اعلیٰ بھی مسلمان ہوں۔

میرے دوستو! یہ کانفرنس ہم اس لئے یہاں کرتے ہیں تاکہ مرزائیوں پر واضح ہو جائے کہ کوئی بھی ان کے معاملے میں نرم نہیں ہے، قادیانیوں کے بارے میں جو نرم ہے وہ بھی ان جیسا ہی ہے۔

میرے دوستو! میں کہہ رہا تھا کہ لاہوری مرزائی، حیات مسیح کے منکر ہیں وہ کافر ہیں، کہتے ہیں کہ:

"عیسیٰ علیہ السلام شراب پیتے تھے۔ ان کی دادیاں اور نانیاں بدکار تھیں۔" (نعوذ باللہ)

لاہوری ہو کہ قادیانی۔

میری ایک درخواست ہے کہ اس کانفرنس کو زیادہ کامیاب بنایا کرو، دروازے لگایا کرو شان و شوکت سے جلسہ کیا کرو، یہ ان کے مقابلہ کے لئے ورنہ اسلام کو ان چیزوں کی کوئی حاجت نہیں ہے۔

ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی نیت:

اور دیکھو اس جلسہ میں اس لئے نہ شریک ہوا کرو کہ اب اس میں کوئی لچھے دار تقریر ہے، اس میں اس لئے شریک ہوا کرو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کا سوال ہے اور ہم ایک مرتد جماعت کے مقابلے میں یہاں اجتماع کر رہے ہیں، ایک بات آخری کہہ دوں کہ مجلس تحفظ ختم نبوت والوں نے کیا کام کیا؟ انہوں نے دیہات میں مسلمانوں کو مرزائی ہونے سے روک لیا، اگر یہ جماعت نہ ہوتی۔ بخاری شاہ صاحبؒ کو تو خدا نے پیدا ہی اس لئے کیا تھا کہ مسلمان مرتد نہ ہوں اور انگریز کا تسلط نہ ہو، اگر شاہ صاحبؒ نہ ہوتے تو یہ باتیں پنجاب میں پوری نہ ہوتیں۔

میرے دوستو! جب یہ دونوں فرض پورے ہو گئے، انگریز بھی چلا گیا اور مرزائی بھی مٹی ہو گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے جو زبان دی تھی ان دو کاموں کے لئے وہ واپس لے لی، پھر ضرورت نہیں تھی، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے درجے بلند کئے کچھ تکلیف دی وہ بیمار ہوئے پھر میں آپ کو خوشخبری سناتا ہوں۔

حضرت لاہوریؒ کا کشف:

حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ جن کو قبور کا عظیم کشف تھا جن کا کشف چالیس سال سے آزمودہ تھا وہ ملتان گئے اور قبر پر حاضری دی، آکر ہمیں بتایا کہ بڑی اچھی حالت میں، میں نے شاہ صاحب کو دیکھا، یہ بڑی خوشخبری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اچھی حالت نصیب کرے، تو میرے محترم دوستو! ارتداد سب سے بڑا جرم ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اس کے خلاف کام کریں۔ (ہفت روزہ "لولاک" فیصل آباد ۱۹/ فروری ۱۹۷۶ء)

☆☆..........☆☆

ختم نبوۃ

مولانا منظور احمد الحسینی، لندن

مرزا قادیانی کے خواص کی بداعمالیاں

شاگردوں پر بدکاری کا شبہ اور علاج۔

(ص ۱۶۱ سیرت المہدی)

(۲)...... مرید خاص مرزا قادیانی عبدالکریم کی شہادت کہ مرزا سے پردہ کی ضرورت نہیں۔

(سیرت المہدی ص ۷۷/ج:۲)

(۳)...... عبداللہ سوزی کے والد کی شراب پینے کی عادت اور بری بری عادتیں۔

(سیرت المہدی ص ۱۱۳/ج:اول)

(۴)...... مرزا محمود احمد صاحب جبکہ بچے تھے بڑی ضد اور ہٹ رکھتے تھے، بلی اور چوہے کے کھلونے حاصل کرنے پر سخت گیر مطالبہ اور ضد۔

(سیرت المہدی ص ۲۸۷/۳)

(۵)...... قاضی یار محمد صاحب مرزا صاحب کے مرید نماز میں نمازیوں کے ساتھ چھیڑ خوانی کرتے تھے خصوصاً مرزا صاحب کے ساتھ۔

(سیرت المہدی ص ۲۶۵)

(۶)...... مرزا قادیانی کے دو مرید میاں الہ دین فلاسفر اور مولوی یار محمد صاحب ان کو قبروں کے کپڑے اتار لینے کی دھت ہو گئی بلکہ مرید اول نے قبروں کے کپڑے بیچ کر کچھ روپیہ بھی جمع کر لیا، بعد میں یہی جمع شدہ روپیہ مرزا قادیانی کو اشاعت اسلام کے لئے دے دیا گیا۔

(سیرت المہدی ص ۲۶۴/ج:۳)

(۷)...... حکیم نورالدین قادیانی اور مولوی عبدالکریم عورتوں میں (بغیر پردہ) کے تقریر کیا کرتے تھے۔ (سیرت المہدی ص ۲۶۱/ج:۳)

نوٹ: آج کل مرزا طاہر نوجوان عورتوں میں بے پردہ تقریر کرتا ہے۔

(۸)...... قادیانی مرید اول نورالدین بہت پیٹو حریص تھے، ایک رات مٹھائی کھانے میں کثرت کی جس سے رات بھر تکلیف رہی۔

(سیرت المہدی ص ۹۰/ج:۳)

(۹)...... فرمودہ مرزا قادیانی اپنے خاص مریدوں کے بارے میں بعض بدقسمت ایسے ہیں کہ شریر لوگوں کی باتوں سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں، اور بدگمانی کی طرف ایسے دوڑتے ہیں جیسے "کتا مردار کی طرف"

(منقول از کتاب "بعض خاص کارنامے" ص ۲ مرتبہ محمد اسمٰعیل احمدی قادیان مطابق تذکرہ ص ۲۹۶)

(۱۰)...... مرزا قادیانی کی خلافت میں مزاحمت کرنے والے (مرزائی) خارجی ہیں۔

(مرزائی کا فرمان منقول از کتاب بعض خاص کارنامے ص ۳ مرتبہ محمد اسمٰعیل احمدی قادیان نیز تذکرہ ص ۲۰۷/۲۰۸)

(۱۱)...... قادیان میں یزیدی لوگ پیدا کئے گئے ہیں، مرزائی کا فرمان۔

(سابقہ کتاب ص ۴، تذکرہ ص ۱۷۸، ص ۱۷۹)

(۱۲)...... مولوی محمد علی صاحب کی "بشپ" سے مناسبت۔

(بعض خاص کارنامے ص ۴ مرتبہ محمد اسمٰعیل احمدی قادیان)

(۱۳)...... خواجہ کمال الدین ۸ حملہ آور اور پاگل ہوتا۔

(رسالہ اہل پیغام کے بعض خاص کارنامے ص ۵)

(۱۴)...... ساری قادیانی جماعت بزدل ہے ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت مسیح...... جماعت کیوں اتنی بزدل ہو گئی ہے۔

(اہل پیغام کے بعض خاص کارنامے ص ۱۵)

حکیم نورالدین صاحب قوم میں پیر پرستی کا بیج بونا چاہتا ہے اور قوم کو اس دق اور سل میں حکیم ہو کر مبتلا کرنا چاہتا ہے۔ (کتاب مذکور ص ۱۷)

(۱۵)...... مرزا قادیانی کے سسر میر ناصر نواب خائن تھے:

"جو روپے یہ لوگوں سے قومی کاموں کے نام پر بٹورتا ہے اور جس کا اس نے آج تک کبھی حساب آمد و خرچ شائع نہیں کیا، ان میں یہ کیسے اخلاص سے کام لیتا ہوگا؟ ساری قوم کو ایسے آدمیوں نے الو بنا رکھا ہے۔"

(اہل پیغام کے بعض خاص کارنامے ص ۲۵)

نیز لکھا کہ:

"جماعت میں سب سے بڑھ کر فتنہ بپا کرنے والا میر ناصر نواب ہے...... اس نے جماعت میں فتور مچا رکھا ہے۔"

(۱۶)...... مرزا قادیانی کے "صحابی" اور ایڈیٹر الحکم یعقوب علی غاصب تھے:

"حقوق اللہ کو تو جانے دیجئے حقوق العباد کا غصب کرنا اور اس کے لئے جائز ناجائز حیلے تلاش کرتے رہنا اس کے دائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔"

(اہل پیغام کے بعض خاص کارنامے ص ۲۶)

(۱۷)...... مرزا محمود اور اہل بیت مرزا تمام کے لئے خائن تھے قرض پر دو ہزار چار سو روپیہ لے کر واپس نہ دیا:

"مرزا محمود صاحب جب مصر تعلیم پانے کے لئے جانے لگے تو انجمن نے بیت المال سے دو ہزار روپیہ دیا اس کے علاوہ چار سو روپیہ نقد شیخ رحمت اللہ صاحب نے دیا...... مرزا محمود کی واپسی پر قریب بارہ سو روپیہ بچ رہا جو انجمن کو تو واپس نہ کیا گیا بلکہ پیغام صلح کے مقابلہ پر اسی پیسہ سے اخبار الفضل جاری کیا گیا حالانکہ روپیہ لیتے وقت بیوی صاحب نے کہا کہ ہم خیرات نہیں لینا چاہتے، یہ روپیہ بطور قرض محسوب ہو! نیز یہ بھی معلوم رہنا چاہئے کہ الفضل مرزا محمود صاحب کا ذاتی پرچہ تھا جو انہوں

نے جاری کرایا تھا تو آپ (محمود) نے جھٹ مولوی صاحب کے سامنے الفضل کی تحریک پیش کر دی وہاں کیا تھا "اہل بیت" کا آدمی ایک کام کرنا چاہے اور اس کی روکاٹ کا جرم کیا جاوے جھٹ منظوری ہو گئی۔"

(اہل پیغام کے بعض خاص کارنامے ص ۲۱)

(۱۸)...... مرزائی فیملی غاصب ہے:

"اہل بیت" قادیان مرزا! ان کے تمام خاندانی افراد اور جملہ تعلق دار غاصب تھے "اہل بیت" سلوک قوم سے دیکھئے! وہ نیا مہمان خانہ جسے حضرت مسیح موعود نے اپنے مہمان کے آرام کے لئے بنایا تھا بعد وفات حضرت مسیح موعودؑ قوم سے چھین لیا گیا...... ان مضافات کو جو حضرت مسیح موعود نے قوم کے لئے اور قوم کے نام پر اور اسی کے روپے سے ہوائے عارضی طور پر بھی مہمانوں کے رہنے کے لئے نہیں دیا جاتا۔"

(مذکورہ بالا کتاب ص ۲۱)

(۱۹)...... ایڈیٹر الحکم صاحب...... ہیں اور اہل بیت مرزا چوری پر پردہ داری کرنے والے ہیں:

"پھر اب (ایڈیٹر الحکم) کونسا ایسا خیر خواہ ثابت ہوا ہے کہ اہلبیت اس کی تعریف میں رطب للسان نہیں غالباً یہ بات ہو گی۔

یکے دزد باشد دگر پردہ دار

(۲۰)...... مفتی محمد صادق صاحب مرزا قادیانی نام نہاد صحابی بھی خائن تھے آپ کا حساب کتاب "آپ تک ہی محدود ہے کسی کو کتاب حساب مانگنے کی ضرورت نہیں۔"

(ص ۷ مذکورہ بالا کتاب)

(۲۱) قادیانیوں کی اخلاقی جرأت مر گئی ہے:

قادیانی قوم اخلاقی اعتبار سے گری ہوئی ہے کسی کو اخلاقی جرأت نہیں ہے سب سے اخلاقی جرأت چھین لی گئی ہے:

"افسوس ہے کہ حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد جلد ہی ہماری قوم کی اخلاقی حس کس قدر مر گئی ہے اور صرف پانچ سال کی پیر پرستی نے ساری قوم سے اخلاقی جرأت چھین لی ہے۔" (ص ۲۷)

فون: 745573

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز

گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز

ایڈریس: شاپ نمبر: N - 91 صرافہ بازار، میٹھادر، کراچی

HB
TRUSTABLE MARK

Hameed Bros Jewellers

3,Mohan Tarrace Shahrah-e-Iraq, Saddar Karachi-3

فون 515551-5675454
فیکس: 5671503

حمید برادرز جیولرز

3 موہن ٹیرس، نزد جلال دین، شاہراہ عراق، صدر کراچی

ختم نبوۃ

رپورٹ: حافظ سید ریحان زیب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی قائدین کا دورۂ بلوچستان

صوبہ بلوچستان اس اعتبار سے بہت ہی قابل قدر ہے کہ ۱۹۵۲ء میں قادیانی جماعت کے نام نہاد خلیفہ مرزا بشیر الدین نے کوئٹہ کے ایک جلسے میں کہا تھا کہ:

"ہم بلوچستان کو قادیانی اسٹیٹ بنائیں گے"

لیکن یہاں کے غیور مسلمانوں نے غربت کے باوجود ایمان کو ترجیح دی اور قادیانیوں کے منصوبے کو ناکام بنا دیا اور آج سندھ، پنجاب اور سرحد کے مقابلے میں بلوچستان میں قادیانی بہت کم ہیں اور بلوچستان کا ضلع ژوب پورے پاکستان میں وہ واحد ضلع ہے جہاں سرکاری طور پر قادیانیوں کا داخلہ بند ہے۔ تو بہر حال انہی خصوصیات کو برقرار رکھنے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی قائدین ہر سال بلوچستان کا تفصیلی دورہ کرتے ہیں، اس سال بھی ۲۱/ ستمبر ۲۰۰۰ء سے ۲۸/ ستمبر تک مختلف اضلاع میں ختم نبوت کانفرنسوں سے خطاب کیا۔ ان پروگراموں میں شرکت کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی شوریٰ کے رکن خطیب العصر حضرت مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ صاحب ۲۱/ ستمبر کو ایک بجے دن بذریعہ ہوائی جہاز ڈیرہ اسمٰعیل خان سے کوئٹہ پہنچے۔ ایئرپورٹ پر جماعت کے مقامی رہنماؤں مولانا انوار الحق حقانی، مولانا عبدالواحد، مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی، حاجی تاج محمد فیروز، حاجی خلیل الرحمٰن، حاجی نعمت اللہ، چوہدری محمد طفیل احرار، قاری عبداللہ منیر، حاجی سید شاہ محمد آغا، غلام یاسین، حافظ غلام حسین گجر اور حافظ سید ریحان زیب نے ان کا والہانہ استقبال کیا۔ سید عبدالمجید ندیم شاہ صاحب کے استقبال کے فوراً بعد تمام ساتھی ریلوے اسٹیشن پہنچے، جہاں دو بجے چلتن ایکسپریس کے ذریعے جماعت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، لاہور کے مبلغ مولانا اسمٰعیل شجاع آبادی اور سرگودھا کے مبلغ مولانا محمد اکرم طوفانی پہنچے۔ ان حضرات کا بھی شاندار انداز میں استقبال کیا گیا اور گاڑیوں کے جلوس کی شکل میں دفتر لایا گیا۔ رات کو جماعت کے مقامی رہنما اور روزنامہ "جنگ" کوئٹہ کے سینئر اسٹاف رپورٹر جناب فیاض حسین سجاد صاحب نے اپنی رہائش گاہ واقع شہباز ٹاؤن میں مرکزی حضرات کے اعزاز میں عشائیہ دیا، جس میں جماعت کے مقامی رہنماؤں کے علاوہ بڑی تعداد میں علمأ کرام نے بھی شرکت کی۔

نماز جمعہ کے پروگرام:

۲۲/ ستمبر بروز جمعہ کو مجلس کے مقامی ساتھیوں نے مختلف مساجد میں مہمان علمأ کرام کے بیانات کا پروگرام ترتیب دے رکھا تھا، چنانچہ جامع مسجد مرکزی میں حضرت مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ، جامع مسجد قندھاری میں مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، جامع مسجد سرلج میں مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی اور جامع مسجد گول میں مولانا محمد اکرم طوفانی نے خطاب کیا۔ علمأ کرام نے جمعہ کے اجتماعات سے عقیدۂ ختم نبوت، قادیانیوں کے کفریہ عقائد اور ضرورت جہاد پر روشنی ڈالی اور امت مسلمہ کے اتحاد و اتفاق پر زور دیا۔

ختم نبوت کانفرنس کوئٹہ:

۲۲/ ستمبر کو بعد نماز مغرب جامع مسجد طوبیٰ مسجد روڈ کوئٹہ میں ایک روزہ سالانہ عظیم الشان "ختم نبوت کانفرنس" منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے امیر حضرت اقدس مولانا منیر الدین مدظلہ نے کی (یاد رہے کہ حضرت امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم علالت کے باعث بلوچستان کا دورہ نہ کر سکے) کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے جماعت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ نے کہا کہ:

"انگریز گورنمنٹ نے مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد ختم کرنے کی خاطر مرزا قادیانی سے نبوت کا دعویٰ کرایا اور اس نے انگریز مفادات کی خاطر ساری زندگی حرمت جہاد کے فتوے دیئے اور انگریز حکمرانوں سے مراعات حاصل کیں اور اپنے آپ کو انگریز کا خود کاشتہ پودا ظاہر کر کے گورنمنٹ برطانیہ کی خوشامد کی انتہا کر دی۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس کی محنت سے یہ فتنہ انشاء اللہ اپنے منطقی انجام کو پہنچنے والا ہے۔"

لاہور کے مبلغ مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ:

"قادیانیت نام ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت سے بغاوت کا اور ختم نبوت کا یہ باغی گروہ مسیلمہ کذاب کی روحانی اولاد بن کر جب برطانیہ گورنمنٹ کی بیساکھیوں کا سہارا لے کر میدان میں آیا تو اہل اسلام نے اس کے کفریہ عقائد کو اسلام کے لئے زہر قاتل سمجھتے ہوئے سروں پر کفن باندھ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور کی یاد تازہ کرتے ہوئے جذبہ جہاد سے سرشار ہو کر اپنے خون سے عقیدۂ ختم نبوت کی آبیاری کی۔"

سرگودھا کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ:

"شہدائے ختم نبوت کے خون کی برکت ہے کہ آج قادیانیت پوری دنیا میں گالی بن چکی ہے اور وہ دن دور نہیں کہ پوری دنیا سے مرزائیت کا نام و نشان مٹ جائے گا۔"

آخر میں خطیب العصر حضرت مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ:

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم رحمت بن کر آئے، اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلسلہ نبوت و رسالت بند کر دیا، انہوں نے کہا کہ ہر شخص سے رعایت ہو سکتی ہے لیکن گستاخ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کسی رعایت کا مستحق نہیں۔"

کانفرنس سے مقامی علماً کرام مولانا عبدالواحد، مولانا انوار الحق حقانی، مولانا عبدالرحیم رحیمی نے بھی خطاب کیا جبکہ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض کوئٹہ کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالعزیز جتوئی نے سرانجام دیئے۔ رات گئے حضرت اقدس مولانا منیر الدین مدظلہ کی پرسوز دعا پر کانفرنس کا اختتام ہوا۔

جامعہ تجوید القرآن میں طلباً سے خطاب:

۲۲/ ستمبر کو صبح ۱۰ بجے جامعہ عربیہ تجوید القرآن کوئٹہ میں دینی مدارس کے طلبہ کے لئے ایک مختصر سی تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا، جس سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ صاحب اور حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ نے کہا کہ تاریخ گواہ ہے کہ دینی مدارس کے طلبہ نے ہر دینی تحریک میں مجاہدانہ کردار ادا کیا ہے۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ہو یا ۱۹۷۴ء تحریک نظام مصطفیٰ ہو یا کوئی اور تحریک غرض ہر تحریک میں طلبہ نے صف اول میں کردار ادا کیا ہے۔

ختم نبوت کانفرنس مچھ:

اسی روز بعد نماز مغرب جامع مسجد مرکزی مچھ میں ایک عظیم الشان "ختم نبوت کانفرنس" منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت حضرت مولانا سید عبدالمالک شاہ نے فرمائی جبکہ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا عبدالصمد صاحب خطیب رحمانیہ مسجد نے ادا کئے۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے کہا کہ مرزائی دین و دنیا میں رسوا ہو رہے ہیں، پوری دنیا میں ان کے جھوٹ کا پردہ چاک ہو گیا ہے، اب وہ اپنے جھوٹ کو چھپانے کے لئے پروپیگنڈے کا سہارا لیتے ہیں۔ مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے خطاب کرتے ہوئے مسلمانوں سے وعدہ لیا کہ وہ قادیانیت کے تعاقب کے لئے اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے مجلس تحفظ ختم نبوت کا ساتھ دیں گے۔ مولانا محمد اکرم طوفانی نے اپنے خطاب میں قادیانیوں کے خلاف مجلس کی ۵۰ سالہ جدوجہد پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ کانفرنس سے مولانا عبدالعزیز جتوئی، مولانا عبدالواحد اور دیگر مقامی علماً کرام نے بھی خطاب کیا۔ تقریباً رات ۱۲ بجے مولانا سید عبدالمالک شاہ صاحب کی دعا پر کانفرنس اختتام کو پہنچی۔

پریس کلب کوئٹہ میں پروگرام "حال احوال" میں شرکت:

۲۴/ ستمبر کو مجاہد ختم نبوت اور "روزنامہ جنگ" کوئٹہ کے اسٹاف رپورٹر جناب فیاض حسن سجاد صاحب نے کوئٹہ پریس کلب میں پروگرام "حال احوال" میں مرکزی حضرات کی شرکت کا پروگرام ترتیب دیا تھا۔ اس پروگرام میں صحافی برادری نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ نے کہا کہ: "کسی بھی قوم کے لئے صحافی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ صحافی برادری کو چاہئے کہ وہ اپنا قلم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے لئے وقف کر کے قیامت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے مستحق بنیں، اور اپنی ایمانی غیرت کا ثبوت دیں۔" اس موقع پر مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا انوار الحق حقانی، مولانا عبدالواحد، مولانا عبدالرحیم رحیمی، مولانا عبدالعزیز جتوئی، حافظ غلام حسین گجر، حافظ سید ریحان زیب اور دیگر حضرات بھی موجود تھے۔

استقبالیہ:

۲۴/ ستمبر کو سہ پہر ۴ بجے دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت آرٹ اسکول روڈ کوئٹہ میں مقامی جماعت کی طرف سے مجلس کے مرکزی قائدین اور ان وکلاً کرام کے اعزاز میں ایک استقبالیہ دیا گیا، جنہوں نے

ختم نبوة

اسلامی جذبہ سے سرشار ہو کر توہین قرآن کے مقدمے کی پیروی کی اور بحمداللہ کامیابی حاصل ہوئی اور توہین قرآن کے ملزم کو کیفر کردار تک پہنچایا۔ استقبالئے میں توہین قرآن کے مقدمے کی پیروی کرنے والے وکلاً کرام جناب چوہدری رفیق ایڈووکیٹ، جناب چوہدری ممتاز یوسف ایڈووکیٹ، جناب زاہد مقیم انصاری ایڈووکیٹ، جناب چوہدری محمد ناصر کاسی ایڈووکیٹ، جناب سید محمد اشفاق محمود ایڈووکیٹ اور مرکزی قائدین حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی اور حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی کے علاوہ شہر کے نامور مقامی علماً کرام، معززین شہر، پروفیسرز، ڈاکٹرز اور جماعتی احباب نے شرکت کی۔ استقبالیہ تقریب سے مولانا عبدالعزیز جتوئی، مولانا انوار الحق حقانی، مولانا عبدالواحد نے اپنے خطاب میں بلوچستان میں جماعت کی کارکردگی اور عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور جماعت کے مرکزی قائدین کو بلوچستان آمد پر خوش آمدید کہا اور توہین قرآن کے مقدمے کی کامیابی پر وکلاً کو مبارکباد پیش کی۔ آخر میں مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے خطاب کیا اور کہا کہ آج الحمدللہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے قادیانی فتنہ کی سرکوبی کے لئے جہاد جاری ہے اور جب تک دنیا سے اس فتنے کا خاتمہ نہیں ہو جاتا تو انشاءاللہ یہ جہاد جاری رہے گا۔

ختم نبوت کانفرنس مستونگ:

۲۴/ ستمبر کو بعد نماز مغرب مستونگ میں "ختم نبوت کانفرنس" منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت جامعہ فاروقیہ مستونگ کے مہتمم حضرت مولانا عبدالباقی صاحب نے کی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے کہا کہ قادیانیت اسلام کے لئے ایک ناسور ہے۔ عالم اسلام کو اتحاد کا مظاہرہ کر کے اس کے خلاف جہاد کرنا چاہئے۔ مولانا محمد اکرم طوفانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت کا اصل علاج جہاد ہے اور جہاد ہی کے ذریعے قادیانیت سمیت تمام فتنوں کا خاتمہ

کیا جاسکتا ہے۔ مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت دین اسلام کی بنیاد اور ایمان کی روح ہے، پورے دین اسلام کی عمارت اس عقیدے کی بنیاد پر قائم ہے۔ کانفرنس سے مقامی علمأ کرام مولانا عبدالسلام، مولانا مولا بخش، مولانا عبدالواحد، مولانا عبدالعزیز جتوئی نے بھی خطاب کیا اور بلوچستان کے مشہور شاعر حافظ علی محمد مینگل نے انقلابی نظمیں پڑھ کر مسلمانوں کے خون کو گرمایا۔ جمعیت علمأ اسلام کے ضلعی امیر مولانا عبدالستار کی دعا پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

ختم نبوت کانفرنس لورالائی :

۲۵/ ستمبر کو بعد نماز ظہر مرکزی جامع مسجد لورالائی میں "ختم نبوت کانفرنس" منعقد ہوئی، جس کی صدارت مولانا فضل دین نے کی۔ کانفرنس سے حضرت مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا اور کہا کہ بلوچستان کے عوام مبارکباد کے مستحق ہیں کہ جنہوں نے قادیانیوں کی سر توڑ کوشش کے باوجود اپنے صوبے میں فتنہ قادیانیت کو قدم جمانے نہیں دیا اور آج پاکستان کا یہ واحد صوبہ ہے جہاں قادیانی کفریہ عقائد کو سرعام ظاہر نہیں کرسکتے۔ کانفرنس سے مقامی علمأ کرام مولانا ممتاز احمد، مولانا عبداللہ جان، مولانا نیاز الرحمٰن، خواجہ محمد اشرف اور دیگر علمأ کرام نے خطاب کیا۔

ختم نبوت کانفرنس ژوب :

۲۶/ ستمبر کو بعد نماز ظہر مرکزی جامع مسجد ژوب میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا، جس کی صدارت مولانا اللہ داد کاکڑ نے فرمائی۔ کانفرنس سے مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے اپنے الگ الگ خطابات میں کہا کہ ژوب کے عوام نے قادیانیت کے خلاف جذبہ جہاد سے سرشار ہو کر قدم اٹھایا اور اپنے ضلع کو قادیانیت کے ناپاک وجود سے پاک کیا، اور آج ضلع ژوب پاکستان کا وہ واحد ضلع ہے جہاں قادیانی قانونی طریقے سے داخل نہیں ہوسکتے۔ اہل ژوب کا یہ کارنامہ تمام مسلمانوں کے لئے بہترین مثال ہے، کانفرنس سے مولانا عبدالعزیز جتوئی، مولانا عبدالواحد، مولانا حاجی محمد اکبر، مولانا شمس العارفین، حاجی غلام حیدر کے علاوہ جمعیت علمأ اسلام کے مقامی رہنماؤں نے بھی خطاب کیا۔ آخر میں مولانا اللہ داد کاکڑ نے دعا کرائی۔

جمعیت علمأ اسلام کے مرکزی ناظم اعلیٰ سے ملاقات :

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد جس میں مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالعزیز جتوئی، مولانا عبدالواحد، مولانا محمد شفیع نیاز، مولانا انوارالحق حقانی، مولانا عبدالرحیم رحیمی، حافظ سید ریحانزیب شامل تھے نے کوئٹہ میں جمعیت علمأ اسلام کے مرکزی جنرل سیکریٹری حضرت مولانا عبدالغفور حیدری سے ملاقات کی۔ ملاقات میں مختلف مسائل زیر غور آئے اور غیر ملکی این جی اوز کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کیا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ حکومت این جی اوز پر فوری پابندی لگائیں اور قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے، بعدازاں مولانا عبدالغفور حیدری نے وفد کے اعزاز میں استقبالیہ دیا۔

صوبائی دفتر ختم نبوت میں جماعت کے عہدیداروں اور کارکنوں سے خطاب :

۲۸/ ستمبر کو صبح ۹ بجے صوبائی دفتر ختم نبوت آرٹ اسکول روڈ کوئٹہ میں مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری مدظلہ نے جماعت کے مقامی عہدیداروں اور کارکنوں سے الوداعی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی اسلام اور پاکستان دونوں کے دشمن ہیں وہ نہیں چاہتے کہ اسلام کا بول بالا ہو، لیکن انشاء اللہ وہ دن دور نہیں کہ پوری دنیا سے قادیانیت کا خاتمہ ہو جائے۔ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے کارکنوں اور عہدیداروں پر زور دیا کہ وہ اپنے صوبے بلوچستان میں قادیانیوں پر کڑی نگاہ رکھیں۔ غرض یہ کہ مرکزی عمائدین کا دورہ بلوچستان بفضل تعالیٰ انتہائی کامیاب رہا جگہ جگہ ان کے مثالی استقبال ہوئے۔ تمام کانفرنسیں بھی بہت کامیاب رہیں، اور لوگوں کا جذبہ بھی قابل دید تھا۔ اس دورے کی کامیابی پر مجلس کے مقامی رہنما مبارکباد کے مستحق ہیں جنہوں نے دن، رات ایک کر کے ان پروگراموں کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔ ان رہنماؤں میں مولانا عبدالواحد مولانا انوارالحق حقانی، مولانا عبدالعزیز جتوئی، مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی، مولانا عبداللہ منیر، مولانا شفیع نیاز حاجی سید شاہ محمد آغا حاجی خلیل الرحمٰن، حاجی تاج محمد فیروز، حاجی نسیم خان، فیاض حسن سجاد، چوہدری محمد طفیل احرار، حاجی نعمت اللہ خان، قاری محمد شریف تونسوی، بہور خان، غلام یاسین، آصف، حافظ خادم حسین گجر، حافظ سید ریحانزیب اور دیگر ساتھی شامل ہیں۔ تقریباً بارہ بجے دوپہر مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری، مولانا محمد اکرم طوفانی اور مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی کو ان تمام مقامی ساتھیوں نے رخصت کیا۔

قراردادیں :

کوئٹہ، مچھ، مستونگ، لورالائی اور ژوب کے ختم نبوت کانفرنسوں میں متعدد قراردادوں کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے قاتلوں کو فوری طور پر گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔ قادیانیوں کو تمام کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے، کیبل نیٹ ورک پر فوری پابندی لگائی جائے اور ملک میں فوری طور پر طالبان کی طرز پر اسلامی نظام نافذ کیا جائے۔

زندگی کے سارے سُکھ، صحّت اور تن دُرستی سے ہیں
Tunsukh
He (Allah) is the healer
Aloe Vera based syrup
100% Herbal—100% Natural
ایلوویرا اور
منتخب نباتات کا
صحّت افزا مرکب
تن سُکھ سے تن دُرست
تن سُکھ جسم وجاں کو تقویت پہنچاتا ہے، نظامِ ہضم اور افعالِ جگر کی اصلاح کرتا ہے۔
ہمدرد
مدینۃ الحکمۃ تعلیم، سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ۔
Adarts -HTS-12/97(R)

ختم نبوۃ

فتنہ قادیانیت و فتنہ گوہر شاہی اور اس کا سدباب

قادیانی و گوہر شاہی فتنوں کے خاتمے تک ختم نبوت کا جہاد جاری رہے گا، علامہ احمد میاں حمادی

این جی اوز کی سرگرمیاں خلاف اسلام ہیں ان پر مکمل پابندی لگائی جائے، مفتی محمد جمیل خان

جماعت ختم نبوت کا ہر محاذ پر ساتھ دینے کے لئے تیار ہیں، امیر جماعت اسلامی مولانا اسد اللہ بھٹو

جماعت ختم نبوت تمام باطل فتنوں کے خلاف مسلمانوں کا متفقہ پلیٹ فارم ہے، مولانا محمد نذر عثمانی

کوٹری سندھ (سید الطاف حسین کوٹری) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد کے زیر اہتمام دوسری سالانہ ختم نبوت کانفرنس عید گاہ گراؤنڈ بہار کالونی کوٹری سائٹ ایریا میں منعقد ہوئی جس میں تمام مسالک کے علماً کرام نے شریک ہو کر قادیانی، گوہر شاہی فتنوں کی سرکوبی کے لئے اتحاد بین المسلمین کا مظاہرہ کیا۔ کانفرنس کے انعقاد کے لئے جماعت کے کارکنوں نے خوب محنت کی علاقے کے مسلمانوں کو ختم نبوت کانفرنس نے ایک نیا ولولہ دیا سابقہ سال انہی ایام میں شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ اسی مقام پر تشریف لا کر گوہر شاہی فتنے کے خلاف اعلان جہاد فرمایا تھا، نائب امیر مرکزیہؒ کے حکم پر جماعت ختم نبوت حیدر آباد و کوٹری کی جماعت نے اس فتنے کے خاتمے کے لئے ہر ممکن اقدامات کئے، تین مرتبہ گوہر شاہی کے آستانے (شیطان خانے) پر پولیس نے چھاپہ مار ۱۲۱ افراد اسلحہ سمیت گرفتار ہوئے اور بارود کا کثیر تعداد میں ذخیرہ برآمد ہوا، جو انہوں نے دہشت گردی کے لئے استعمال کرنا تھا لیکن ایک اہم قادیانی آفیسر کی سرپرستی میں اس بارود کو غائب کر دیا گیا گرفتار ہونے والے ملزمان پر غیر موثر دفعات لگا کر چالان کر دیا گیا، انہی حالات میں جماعت ختم نبوت نے قادیانی کی سرگرمیوں اور گوہر شاہی کے پیروکاروں کی غنڈہ گردی کو لگام دینے کا فیصلہ کیا الحمد للہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس اس علاقے کی بے مثال کانفرنس تھی، آج تک کسی بھی طبقے نے اتنی بڑی کانفرنس نہیں کی مسلک دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث، جماعت اسلامی کے تمام نمائندہ علماً کرام موجود تھے۔ انتظامیہ نے اس کانفرنس کو گوہر شاہی کے پیروکاروں کی درخواستوں پر نہ کرنے کا آرڈر دیا لیکن جماعت ختم نبوت کے مجاہدوں نے یہ بات انتظامیہ پر واضح کر دی کہ کانفرنس ہوگی بالآخر انتظامیہ کو مجبوراً اجازت دینی پڑی سیکورٹی کے انتظامات جیش محمد، سپاہ صحابہ اور لشکر طیبہ کے مجاہدین نے سرانجام دیئے، سیکورٹی انچارج جناب نیاز حسین و سطر قاری الٰہی بخش، حاجی محمد عثمان، سید الطاف حسین تھے مہمان علماً کرام کے استقبال کے لئے جماعت ختم نبوت حیدر آباد ڈویژن کے انچارج مولانا محمد نذر عثمانی، کوٹری کے ناظم اعلیٰ غلام محمد بھٹی، عبدالجلیل خان موجود تھے، علاقے بھر میں ختم نبوت کانفرنس کی تشہیر بذریعہ اشتہار اور بذریعہ لاؤڈ اسپیکر خوب کی گئی تھی۔ حضرت علامہ احمد میاں حمادی دامت برکاتہم کانفرنس کی سرپرستی کے لئے صبح سے تشریف لے آئے تھے، برادرم مولانا محمد راشد مدنی ٹنڈو آدم کے مجاہدین ختم نبوت کی ایک بس بھر کر جلسہ گاہ میں تشریف لائے، اسٹیج سیکریٹری کے فرائض جماعت ختم نبوت بدین کے مرکزی مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے ادا کئے۔ تلاوت قاری عبدالمجید اور نعت رسول مقبول ﷺ جناب شبیر احمد ملک نے پیش کی، مقامی علماً کرام نے بھی اپنے خیالات کا اظہار فرمایا جن میں مولانا غضنفر صاحب، مولانا محمد عمر صاحب، مولانا بشیر احمد تونسوی، بریلوی مسلک کے نامور عالم دین مولانا قاری محمد حنیف حقانی، لشکر طیبہ کے کمانڈر عمر فاروق، جیش محمد حیدر آباد کے نائب ناظم قاری محمد بلال، سپاہ صحابہ حیدر آباد کے کنوینر مولانا سعید جدون شامل تھے، مقررین میں پروفیسر حفیظ الرحمٰن نے انتظامیہ اور عوام پر یہ بات واضح فرمائی کہ کفر اور اسلام میں فرق ہے مسلمان اور گوہر شاہی کے ماننے والوں میں فرق ہے، اگر انتظامیہ گوہر شاہی کے کفریہ عقائد و نظریات پھیلانے والے پروگرام کو بھی روک دے اور مسلمانوں کے صحیح اسلام کو پیش کرنے سے بھی روک دے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ مسلمانوں میں اور گوہر شاہی میں کوئی فرق نہیں انہوں نے کہا کہ انتظامیہ کو اگر یہ فرق نظر نہیں آتا تو اس کے لئے علامہ احمد میاں حمادی صاحب سے رجوع کرے۔ مولانا محمد راشد مدنی نے پرجوش خطابت میں محبت رسول ﷺ کے معیار کو بیان فرمایا کہ صدیق اکبرؓ نے سب سے مقدم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو رکھا ہم مسلمانوں کو آج سنت صدیقی پر عمل کرنے کی ضرورت ہے، کراچی سے تشریف لانے والے مہمانوں میں حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے صاحبزادے

ختم نبوة

مولانا سعید احمد لدھیانوی نے اپنے والد بزرگوار کی طرح نہایت میٹھے انداز میں دین کی تشریح بیان فرمائی اور علماً کے کردار کو واضح فرمایا کہ علماً نے تمام سختیاں برداشت کرلیں دین حق پر کسی دشمن اسلام کا حملہ برداشت نہیں کیا، اسی اسلام کی حفاظت کے لئے حضرت لدھیانوی شہیدؒ نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا، کراچی جماعت ختم نبوت کے مرکزی رہنما اور مناظر اسلام حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی صاحب مدظلہ نہایت پر اثر انداز میں قادیانیت کے کفریہ عقائد پر روشنی ڈالی اور مسلمانوں کو ان فتنوں سے باخبر کیا، انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ہر دور کے فرعون کے خلاف آواز اٹھائی ہے، حضرت اقدس شہید ختم نبوت رحمۃ اللہ علیہ کے رفیق سفر خلیفہ خاص اخبار جنگ اقرأ صفحہ کے انچارج حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان مدظلہ نے اپنے خطاب میں ملک میں قادیانی و گوہر شاہی سازشوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر حکومت کو متنبہ کیا کہ وقت آنے سے پہلے اس کا تدارک کرے ورنہ علماً کرام اگر افغانستان کشمیر اور چیچنیا میں جاکر جہاد کرسکتے ہیں تو ملک میں اسلام کے خلاف زبان درازوں کو بھی لگام دے سکتے ہیں۔ مفتی محمد جمیل خان نے کہا کہ کراچی کا کاؤس جی شعائر اسلام اور علماً کرام کے (خلاف) گندی زبان استعمال کررہا ہے ہم صبر و تحمل کا دامن تھامے ہوئے ہیں اور حکومت کے اقدام کو دیکھ رہے ہیں کہ حکومت وقت کیا کرتی ہے ورنہ ہم ظلم تو سہہ سکتے ہیں شعائر اسلام کے خلاف زبان درازی کرنے والوں کو برداشت نہیں کرسکتے، انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ خلاف اسلام اور یہود و نصاریٰ کے پیسوں پر چلنے والی این جی اوز پر مکمل پابندی لگائی جائے جماعت اسلامی صوبہ سندھ کے نائب امیر مولانا عبدالوحید قریشی نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ان تمام فتنوں کی سرگرمیوں کا خاتمہ اتحاد میں ہے تمام مسلمان متحد ہوکر دشمنان اسلام کا ڈٹ کر مقابلہ کریں، انشاء اللہ فتح اسلام کی ہوگی، جماعت اسلامی صوبہ سندھ کے امیر مولانا اسداللہ بھٹو صاحب نے اپنے خطاب میں مجلس ختم نبوت کے مرکزی و صوبائی رہنماؤں کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اس عظیم مقصد کیلئے انہیں یاد کیا بھٹو صاحب نے مزید کہا ہم جماعت ختم نبوت کے ساتھ قادیانی، گوہر شاہی فتنوں کی سرگرمیوں کے خاتمے کے لئے ہر ممکن تعاون کے لئے تیار ہیں اور جماعت ختم نبوت جو فریضہ سرانجام دے رہی ہے وہ لائق تحسین ہے لاہور کے یوسف کذاب اور کوٹری کے گوہر شاہی کو عدالتی دنیا میں ذلیل و رسوا کرکے سزا دلوانا یہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا اہم کارنامہ ہے، آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ رہنما فاتح گوہر شاہی حضرت علامہ احمد میاں حمادی نے خطاب فرمایا انہوں نے گوہر شاہی کے خلاف مقدمات کی مکمل سرگزشت عوام کو سنائی انہوں نے کہا کہ علماً اہل سنت، سنت بریلوی کے ۲۱ سے زائد بڑے دینی مدارس کے مفتیان کرام نے گوہر شاہی کو کافر مزید ضال مضل و دوزخی قرار دیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ جماعت ختم نبوت، قادیانی و گوہر شاہی کے فتنوں کے خاتمے تک اپنا جہاد جاری رکھے گی جماعت کے امیر مرکزیہ حضرت خواجہ خواجگان خان محمد صاحب دامت برکاتہم، ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیزالرحمن جالندھری مدظلہ ان فتنوں کے خلاف چلائی جانے والی اس مہم کی خود سرپرستی فرمارہے ہیں اور انشاء اللہ ختم نبوت کے نوجوان کارکن اپنے بزرگوں کے حکم پر دشمنان اسلام کا تعاقب کرتے رہیں گے۔ آخر میں جماعت ختم نبوت حیدرآباد کے انچارج مولانا محمد نذر عثمانی نے کانفرنس کے شرکاء اور تمام معزز علماً کرام کا شکریہ ادا کیا، انہوں نے کہا کہ الحمدللہ ہم اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دشمنان اسلام کا مقابلہ کررہے ہیں، سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا انور شاہ کشمیری، مولانا محمد علی جالندھری، قاضی احسان اللہ شجاع آبادی، مولانا محمد یوسف بنوری، اور شہید ختم نبوت مولانا یوسف لدھیانوی رحمہم اللہ تعالیٰ اسی راہ پر چل کر گئے ہیں، دشمنان اسلام کا تعاقب زندگی کے آخری لمحے تک ہوتا رہے گا انہوں نے سیکورٹی کے انتظامات کے لئے تمام مجاہد تنظیموں کا شکریہ ادا کیا دعا حضرت علامہ احمد میاں حمادی صاحب نے فرمائی رات کے ڈھائی بجے تحفظ ختم نبوت کانفرنس اپنے اختتام کو پہنچی۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس کوٹری کی قراردادیں:

(۱)...... تمام کلیدی عہدوں پر فائز قادیانیوں کو برطرف کرکے مسلمانوں کو فائز کیا جائے۔

(۲)...... حیدرآباد کے ڈی آئی جی مسعود احمد مرزا جن پر قادیانی ہونے کا شبہ ظاہر کیا جارہا ہے وہ اپنی پوزیشن واضح کریں۔

(۳)...... گوہر شاہی کے تمام پیروکاروں کی تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی لگائی جائے اور ان کا پندرہ روزہ اخبار ''صدائے سرفروش'' خلاف قانون اور خلاف شریعت قرار دے کر بند کیا جائے۔

(۴)...... تمام این جی اوز جو یہودیوں اور قادیانیوں کی سرپرستی میں ملک میں مذموم سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں، حکومت ہوش کے ناخن لے کر ان پر پابندی لگائے۔

☆☆..............☆☆

پریس کلب کوٹری میں عمائدین ختم نبوت کی پریس کانفرنس

شرکاء : حضرت علامہ احمد میاں حمادی (صوبائی کنوینر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ)

مولانا محمد نذر عثمانی (کنوینر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حیدرآباد ڈویژن)

غلام محمد بھٹہ (ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوٹری ضلع دادو)

الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ و خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ :

معزز صحافی حضرات!

ہم آپ کی نہایت مشکور ہیں کہ آپ اپنے قیمتی وقت میں کچھ لمحات ہماری معروضات کو سننے کے لئے تشریف لائے۔

(۱)...... ۲۴/۹/۲۰۰۰ کو پریس کلب کوٹری میں گوہر شاہی کے پیروکاروں نے پریس کانفرنس کی، جس میں حقائق کو مسخ کرنے اور مسلم عوام و انتظامیہ کو گمراہ کرنے کی مذموم کوشش کی گئی، اس لئے ہم نے ضروری سمجھا کہ پریس کے ذریعہ مسلم عوام اور انتظامیہ کو اصلی حقائق سے آگاہ کریں، ہمیں امید ہے کہ ان حقائق کو مسلم عوام و انتظامیہ اور حکومت تک پہنچانے میں آپ ہماری معاونت فرمائیں گے۔

(۲)...... ہماری تحفظ ختم نبوت کانفرنس کسی اسلامی مسلک کے خلاف نہیں تھی اور نہ اس پوری کانفرنس میں کسی مسلک کے خلاف بات ہوئی ہماری کانفرنس وقت کے دو بدترین فتنے نمبر ا فتنہ قادیانیت جو کہ ملکی آئین اور قانون کی دھجیاں بکھیرنے کے باوجود پاکستان میں سب سے زیادہ مراعات یافتہ اور کلیدی اسامیوں پر فائز ہونے کے باوجود دنیا میں پاکستان کو بدنام کررہے ہیں) نمبر (۲) فتنہ گوہر شاہی کے خلاف تھی تاکہ مسلم عوام وانتظامیہ کو ان کے بدترین کفریہ عقائد سے باخبر کرسکیں، اس لئے کہ یہ دونوں فتنے اسلام کے نام پر پھیلائے جارہے ہیں۔

(۳)..... گوہر شاہی کے پیروکاروں نے پریس کانفرنس میں یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ مسلک اہل سنت (بریلوی) کے خلاف سازش کی طور پر یہ کانفرنس کی گئی ان کا یہ تاثر قطعی غلط اور بے بنیاد ہے اس لئے کہ علماً اہل سنت بریلوی کی جمعیت اشاعت اہل سنت کراچی کے مشاہیر علماً کرام نے گوہر شاہی کو گمراہ سرکش، گستاخ زندیق، ملحد بددین ہونے کا فتویٰ دیا ہے اسی طرح علماً اہل سنت بریلوی کے مشہور مفتی عبدالحق عتیق صاحب کے لیٹر پیڈ پر ان کے دستخط کے ساتھ گوہر شاہی کے خلاف فتویٰ دیا ہے دارالعلوم جامعہ حنفیہ رجسٹرڈ قصور کے دارالافتاء نے گوہر شاہی کی کفریہ عبارات کے پیش نظر اسے گمراہ، شریر، گرگ، شقی، شیطان مورد غضب جبار، لعنت اللہ ورسولہ میں گرفتار جہنمی دوزخی قرار دے کر اس سے معاشرتی بائیکاٹ کرنے کی اپیل کی ہے، اسی طرح علماً اہل سنت کے دیگر فتاویٰ بھی آپ کو پیش کئے جارہے ہیں۔

(۴)..... پریس کانفرنس میں یہ بھی باور کرایا گیا کہ ختم نبوت کانفرنس کو منعقد کرنے والے اولیاء اللہ کے دشمن ہیں توبہ استغفراللہ، کانفرنس کے تمام شرکاء بشمول علماً کرام، اولیاً اللہ کے غلام اور محبین میں تمام علماً اسلام کے نزدیک اولیاً اللہ وہ ہیں جو سرور دو جہاں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے متبع ہوں اور آپ کے لائے ہوئے دین کو دنیا میں پھیلانے والے ہوں جیسا کہ پیران پیر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ، حضرت مجدد الف ثانیؒ، حضرت شیخ احمد سرہندیؒ، حضرت شیخ معین الدین چشتیؒ، حضرت علی ہجویریؒ۔ البتہ گوہر شاہی جن کا مشن اسلام کے نام اسلام کی جڑوں کو کاٹنا اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کو فروغ دینا، فحاشی اور بے حیائی کو پھیلانا ایسے کہ نہ صرف دشمن بلکہ شدید ترین دشمن ہیں۔

(۶)..... اس گوہر شاہی کو انسداد دہشت گردی عدالت میرپور خاص نے اس کی آڈیو، ویڈیو اور اس کی کتابوں رسالوں کا تفصیلی مشاہدہ کرنے کے بعد گستاخ رسول، گستاخ قرآن، مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے والا قرار دے کر تین بار عمر قید ۹۲ سال کی سزا سنائی ہے۔

(۷)..... انہوں نے یہ تاثر بھی دیا ہے کہ گوہر شاہی نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور ختم نبوت والے بلاوجہ اس پر الزام لگارہے ہیں یہ بھی ان کا سفید جھوٹ ہے ہم نے گوہر شاہی پر

ختم نبوۃ

نبوت کے دعوئی کرنے کا کبھی الزام نہیں لگایا البتہ گستاخ رسول دشمن اسلام بین الاقوامی کفر کا نمائندہ بالخصوص یہودیوں کا ایجنٹ تمام علماً اسلام سے قرار دیتے ہیں۔

(۸)...... گوہر شاہی کے نمائندوں نے گوہر شاہی کے کفریہ عقائد وافکار کو ظاہر کرنے پر علماً اسلام اور حکومت کو جو دھمکیاں بکھیری ہیں، اس سے انہوں نے اپنی غنڈہ گردی کا اعتراف کیا ہے ہم حکومت، انتظامیہ سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں غنڈہ گرد عناصر کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے ہم حکومت سے یہ بھی مطالبہ کرتے ہیں گوہر شاہی کی تمام تصانیف لٹریچر وغیرہ اور دیگر کفریہ تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی لگاکراس کی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد بھی حق سرکار ضبط کی جائے۔

(۹)...... ہم حکومت پاکستان سے یہ مطالبہ کرتے ہیں گوہر شاہی اور اس کے پیروکاروں کی کسی بھی سرگرمی کو مسلمان برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں اگر اس کی تنظیم کو کسی بھی قسم کا کفریہ اجتماع کرنے کی اجازت دی گئی تو مسلمان بزور بازو خود روکیں گے۔

(۱۰)...... حکومت پاکستان جس طرح ملکی دولت لوٹنے والوں کو امریکہ وبرطانیہ سے گرفتار کراکے واپس لانے کی کوشش کررہی ہے ہم مطالبہ کرتے ہیں، دشمنان اسلام گوہر شاہی، مرزا طاہر قادیانی کو بھی گرفتار کراکے سرعام سزا دی جائے۔

☆☆..................☆☆

حاجی خلیل احمد لدھیانوی رحؒ بھی رحلت فرما گئے

﴿انا للہ وانا الیہ راجعون﴾

حاجی خلیل احمد لدھیانویؒ بھی چل بسے انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ حاجی صاحبؒ ادارہ پیغام حج ڈگلس پورہ فیصل آباد کے بانی تھے۔ حاجیوں کی خدمت اور رہنمائی زندگی بھر کا مشن رہا، حاجی خلیل احمد لدھیانویؒ ایسے خوش نصیب تھے کہ انہیں ۵۵ مرتبہ حرمین شریفین کی حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔ حاجی صاحبؒ دینی حلقوں میں قدرومنزلت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ دینی حلقے بلاشبہ ایک ایسے مخلص، ہمدرد اور بیدار دینی کارکن سے محروم ہوگئے ہیں جن کی توانائیاں اور جذبات دین کی سربلندی اور عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے وقف تھیں۔

حاجی خلیل احمد لدھیانویؒ مرنج مرنج طبیعت کے انسان تھے، مرحوم اپنی یادوں اور باتوں کے ایسے انمٹ نقوش چھوڑ گئے ہیں جن کی بنا پر انہیں بھلایا نہ جائے گا، بذلہ سنجی، حاضر دماغی، لطیفہ گوئی میں ان کا جواب نہ تھا، سینکڑوں اردو، پنجابی اشعار انہیں زبانی یاد تھے، حاجی خلیل احمد لدھیانویؒ جس محفل میں ہوتے ظرافت و لطافت کا ایسا سماں باندھ دیتے کہ محفل کشت زعفران بنی رہتی، مختلف خطبا کی تقاریر حاجی صاحب کو ازبر یاد تھیں، ترنم اور بلاترنم دونوں طرح سے انہیں خطیبوں کی نقل میں کمال کا ملکہ حاصل تھا، حاجی صاحب خود عالم یا خطیب نہ تھے لیکن وہ علماً علم اور خطیبوں کی خطابت کے خوشہ چیں تھے۔

حاجی خلیل احمد لدھیانویؒ نے دینی گھرانے میں آنکھیں کھولیں، علماً لدھیانیہ سے ان کا ابتدائی تعلق تھا، حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے گرویدہ تھے۔ انہیں دیکھا سنا تو انہی کے ہوکر رہ گئے۔ مولانا عبداللہ درخواستی، مولانا مفتی محمود، مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا محمد علی جالندھری رحمہم اللہ تعالیٰ اور دوسرے اکابرین سے گہرے مراسم اور نیاز مندانہ تعلقات تھے، ان بزرگوں کو دل وجان سے چاہتے اور ان کا بے حد احترام کرتے۔

حاجی خلیل احمد لدھیانویؒ نے دینی تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، خاص طور پر ختم نبوت کی تحریکوں میں پیش پیش رہے اور دامے درمے سخنے قدمے مالی معاونت بھی کرتے رہے۔ ۱۹۷۷ء کی تحریک نظام مصطفیٰ میں "سم قیدی" کے نام سے شہرت پائی۔ گرفتار ہوئے پولیس کے ظلم وستم کے باوجود استقامت اور پامردی کا مظاہرہ کیا، علماً مشائخ سے مرتے دم تک رابطہ رکھا، خاص طور پر حضرت الامیر مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی بے حد تکریم کرتے اور گاہے بگاہے خانقاہ سراجیہ حاضری دے کر عقیدت کا عملی ثبوت دیتے۔

حاجی خلیل احمد لدھیانویؒ کی زندگی عروج و زوال سے عبارت تھی، دونوں حالات میں عبادت اور سخاوت سے ہاتھ نہیں کھینچا، آخری وقت تک وضعداری قائم رکھی، علماً کی خدمت اور مہمان نوازی میں کبھی خلل نہ کرتے، کچھ مدت سے علیل تھے اور صاحب فراش تھے، آخری ملاقات میں راقم الوداع ہونے لگا تو حاجی صاحب نے کہا اب تو ایک ہی آرزو ہے کہ: "خدا تعالیٰ خاتمہ ایمان پر کردے" ان کی وصیت کے مطابق نماز جنازہ شیخ الحدیث مولانا نذیر احمد مہتمم جامعہ امدادیہ نے پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کی بخشش فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔ (آمین)

(ادارہ ختم نبوت)

ختم نبوت

اخبارِ ختمِ نبوّت

پاکستان کے بعد اب یورپ میں بھی قادیانیوں کو مسلمانوں کے مقابلے میں ہزیمت کا سامنا ہے

یورپ کے مسلمانوں کے مقابلے میں پاکستان کے قادیانیوں کو زیادہ آئینی حقوق حاصل ہیں

یورپ سے درآمدہ قادیانی نبوت، اسلام کو ختم کرنے اور برصغیر کو یورپی تہذیب کے رنگ میں رنگنے کی سازش تھی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کے امیر مولانا منظور احمد الحسینی کا سکھر میں مختلف اجتماعات سے خطاب

سکھر (رپورٹ: محمد انور) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کے امیر حضرت مولانا منظور احمد الحسینی، جو گزشتہ ایک ہفتہ سے علمأ کرام کی دعوت پر پاکستان کا دورہ کر رہے ہیں، نے سکھر میں مسجد اللہ والی اور جامعہ اشرفیہ میں علمأ کرام اور طلبأ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے بعد اب یورپ میں بھی قادیانیت کو شکست کا سامنا ہے۔ ختم نبوت کے کاموں کا دائرہ کار اب صرف برطانیہ تک محدود نہیں ہے بلکہ یورپ کے مختلف ممالک تک پھیل چکا ہے جن میں ناروے، ہالینڈ، جرمنی، فرانس، بیلجیئم وغیرہ شامل ہیں اور ان ممالک میں ختم نبوت کے باقاعدہ یونٹ قائم ہیں۔ اس سال ان ممالک میں باقاعدہ ختم نبوت کانفرنسوں کا انعقاد اس بات کو واضح کرتا ہے کہ یورپ کے مسلمان بھی اپنے اور اپنی نئی نسل کے ایمانوں کے تحفظ کے لئے میدان عمل میں اتر آئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کل تک جن یورپی ممالک میں اسلام کا نام لینے والا اور قادیانیوں کی سرگرمیوں کا نوٹس لینے والا کوئی نہیں تھا وہاں اب باقاعدہ طور پر ختم نبوت کے دفاتر اور مساجد قائم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت قادیانی یورپی ممالک میں پاکستان کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ پاکستان میں قادیانیوں پر ظلم ہو رہا ہے، حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ قادیانیوں کو پاکستان میں خصوصی مراعات یافتہ طبقہ کی حیثیت حاصل ہے اور وہ بڑے دھڑلے سے پاکستان کے آئین کا مذاق اڑاتے ہوئے اپنی غیر آئینی اور غیر قانونی سرگرمیوں کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اس کے برعکس اگر کوئی مسلمان یورپ کے کسی ملک میں کسی غیر قانونی سرگرمی میں ملوث پایا جائے تو وہ فوری طور پر مستوجب سزا ٹھہرتا ہے۔ اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں کو آئین و قانون سے ماورا حقوق بھی حاصل ہیں اس لئے ان کا یورپی ممالک کے میڈیا میں پاکستان اور پاکستانی مسلمانوں کے بارے میں جھوٹا پراپیگنڈا ملک کو بدنام کرنے کی کوشش کرنا مذموم سازش کے سوا کچھ نہیں جس کے سدباب کے لئے پاکستانی حکومت کو سرکاری سطح پر قادیانیوں کو حاصل آئینی حقوق کی تشہیر ملکی اور غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے ذریعے کرنی چاہئے۔ انہوں نے اس موقع پر کہا کہ مغربی دنیا مسلمانوں کے بارے میں متعصب رویہ اختیار کئے ہوئے ہے۔ یورپ کے بعض ممالک سمیت بیشتر افریقی ممالک میں خود رفاہی کاموں کی اشد ضرورت ہے لیکن این جی اوز کو پاکستان اور دیگر مسلم ممالک میں بھیجا جاتا ہے جس کے ذریعے ان کے مذموم عزائم واضح ہو جاتے ہیں۔ اس موقع پر مولانا قاری خلیل احمد بندھانی نے بھی خطاب کیا۔

دریں اثنا حضرت مولانا منظور احمد الحسینی نے جامع مسجد مومن سکھر میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ معاشرہ کی اصلاح افراد کی اصلاح سے وابستہ ہے۔ یورپ کے معاشرہ کے زوال کی بنیادی وجہ وہاں پر انفرادی زندگی کا زوال پذیر ہوتا ہے، جب ہر فرد اپنے معاملات میں آزاد ہو اور اخلاقی قدروں کی پامالی اور تہذیبی انحطاط کو اپنا بنیادی انسانی حق سمجھے تو پھر

ختم نبوت

معاشرہ اپنے وجود کے بنیادی جوہر معاشرت کو کھو بیٹھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں نے اسلام کو جو نقصانات پہنچانے کی کوشش کی اس میں سے منجملہ دیگر نقصانات کے ایک یہ بھی تھا کہ قادیانی مذہب میں اخلاقیات کے اسلامی تصور سے بغاوت کی تعلیم دی گئی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں قادیانی کتب سے مرزا غلام احمد قادیانی کے اخلاق باختہ کردار کی جو جھلک نظر آتی ہے اور قادیانیت سے تائب ہونے والے نومسلموں کے قادیانی مذہب میں اخلاقیات کے تصور سے متعلق جو تاثرات نظر آتے ہیں وہ اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ یورپ سے درآمدہ قادیانی نبوت دراصل اسلام کو ختم کرنے اور برصغیر سے اخلاقیات کا جنازہ نکال کر خطہ کو یورپی تہذیب کے رنگ میں رنگنے کی مذموم کوشش تھی۔ آج مسلمانوں کی نئی نسل پر یہ بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ مادیت کے سیلاب میں بہنے اور اخلاقی قدروں سے بیزاری کی موجودہ یورپی روش کی پیروی کے بجائے اسلام کے عالمگیر وعالمتاب نظام کی پیروی کو مدار نجات سمجھیں۔ یورپ جن نتائج پر آج صدیوں بعد پہنچ رہا ہے ہم مسلمان الحمدللہ ان نتائج پر چودہ صدیوں پہلے پہنچ چکے ہیں۔ آج یورپ میں مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد اس بات کا بین ثبوت ہے کہ یورپ نے بھی اسلام کی عظیم الشان طاقت کے آگے سر تسلیم خم کر دیا ہے اور اس وقت دنیا کے زیادہ تر ممالک میں اسلام کو سب سے زیادہ مقبول اور تیزی سے پھیلنے والا مذہب تسلیم کیا جارہا ہے۔

دریں اثنا حضرت مولانا منظور احمد الحسینی نے دفتر ختم نبوت سکھر میں اپنے اعزاز میں دیئے گئے ایک استقبالیہ میں کارکنان ختم نبوت سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک ہے اور اس کا انکار پورے دین کا انکار ہے۔ قادیانیوں کو کافر و مرتد اور زندیق قرار دینے کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ قادیانیت کی بنیاد ہی عقیدۂ ختم نبوت کی عدم پیروی، حیات مسیح کے انکار اور انبیأ کرام علیہم السلام کی توہین پر رکھی گئی ہے۔ اگر آئندہ بھی اس قسم کے عقائد پر مبنی کسی نئے مذہب یا فرقہ کی بنیاد رکھنے کی کوشش کی گئی تو ہم قادیانیت کی طرح اس کا بھی مقابلہ کریں گے اور اسے کیفر کردار تک پہنچا کر دم لیں گے۔

بعد ازاں حضرت مولانا منظور احمد الحسینی مدظلہ نے سکھر میں واقع اپنے شیخ حضرت اقدس حاجی محمد فاروق قدس سرہ خلیفہ مجاز حضرت اقدس مولانا مسیح اللہ خان نور اللہ مرقدہ کی خانقاہ میں حاضری دی اور حضرتؒ کے جانشین ڈاکٹر صابر صاحب سے ملاقات کی اور دو طرفہ امور پر تبادلہ خیال کیا۔

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے قاتلوں کی گرفتاری تک پرامن مہم جاری رہے گی

کراچی (نمائندہ خصوصی) شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں قذافی ٹاؤن کراچی میں ایک عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا احسان اللہ ہزاروی، مولانا سعید احمد جلال پوری، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا نعیم امجد سلیمی اور دیگر علمأ کرام نے کہا کہ ہم عزم کرتے ہیں کہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے قاتلوں کی گرفتاری تک چین سے نہیں بیٹھیں گے اور انتظامیہ کی اصل قاتلوں کو قانون کی گرفت سے بچانے کی تمام تر کوششیں ناکام ثابت ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ بعض عناصر جو ماضی میں بھی قاتلوں کی سرپرستی کرنے کے سلسلے میں بدنام رہے ہیں یہ سمجھتے ہیں کہ اس مرتبہ بھی وہ اپنی گھناؤنی سازش میں کامیاب ثابت ہوں گے لیکن ہم انہیں بتادینا چاہتے ہیں کہ اس مرتبہ علمأ کرام ان کی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ یہ عناصر ماضی میں اپنی تقاریر میں پاکستان میں قادیانیوں پر ہونے والے خود ساختہ مظالم کا رونا بھی روتے رہے ہیں۔ ہم ان عناصر پر یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اس ملک میں عقیدۂ ختم نبوت کا مقدس مشن انشأاللہ قیامت تک جاری رہے گا اور اسے روکنے یا اس کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے والے عناصر کو عوام اچھی طرح پہچان چکے ہیں اور وہ اب ان کی چالوں میں آنے کے لئے تیار نہیں۔ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے مقدس مشن کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے والے تمام عناصر مٹ جائیں گے مگر یہ مقدس مشن قیامت تک جاری رہے گا۔ قادیانیوں کے سرپرست اب کھل کر عوام الناس کے سامنے آچکے ہیں۔ علمأ کرام نے اب یہ عزم کر لیا ہے کہ بھیڑ کی صورت میں ان بھیڑیوں کو کیفر کردار تک پہنچا کر ہی دم لیں گے۔ بعد ازاں ان علمأ کرام نے قذافی ٹاؤن میں ختم نبوت لائبریری کا بھی افتتاح کیا۔

انڈونیشیا کے علماً کرام قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت تصور کرتے ہیں

قادیانی سربراہ کا انڈونیشیا کے مسلمانوں کے بارے میں تأثر جھوٹ پر مبنی ہے

ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر کو انڈونیشیا کی اسمبلی کے اسپیکر اور دینی جماعتوں کے رہنماؤں کی یقین دہانی

کراچی (نمائندہ خصوصی) جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے رئیس اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب نے انڈونیشیا کے دورہ سے واپسی پر اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ انڈونیشیا کے مسلمان عقیدہ ختم نبوت پر غیر متزلزل ایمان رکھتے ہیں اور وہاں کے علماً کرام اور دینی جماعتوں کے رہنما اور حکومت کے سرکردہ افراد قادیانیت کے سلسلے میں وہی عقائد رکھتے ہیں جو دنیا بھر کے ایک ارب بیس کروڑ مسلمانوں کے عقائد ہیں، اور رابطہ عالم اسلامی نے جس وقت دنیا بھر کے علماً کرام کے فتاویٰ کی روشنی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا تو انڈونیشیا کے علماً کرام نے بھی اس فیصلے پر دستخط کیے تھے۔ گزشتہ دنوں لیبیا کی جانب سے ایک کانفرنس کے افتتاح کے موقع پر انڈونیشیا کے صدر عبدالرحمن واحد نے واضح طور پر اعلان کیا کہ انڈونیشیا ایک اسلامی مملکت ہے اور یہاں غیر اسلامی عقائد کے پرچار کی قطعاً اجازت نہیں دی جائے گی۔ اس کانفرنس سے انڈونیشیا کی اسمبلی کے اسپیکر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، آپؐ کے بعد کسی جھوٹے مدعی نبوت کو قبول کرنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ انڈونیشیا کے حکمران اور علماً کرام قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت تصور کرتے ہیں اور قادیانیوں کے ساتھ غیر مسلموں کا معاملہ کیا جائے گا۔ کسی ایک فرد یا گروپ کی جانب سے کسی فرد کو قادیانیت کی دعوت دینے کا یہ مطلب نہیں کہ انڈونیشیا کی اسلامی حیثیت کو تبدیل کر دیا جائے گا۔ اس کانفرنس کے موقع پر انڈونیشیا کی مختلف دینی اور مذہبی جماعتوں کے نمائندوں نے ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا فضل الرحمن، علامہ شاہ احمد نورانی، مولانا سمیع الحق، مفتی ابرار احمد اور دیگر علماً کرام سے ملاقاتوں میں انہیں اس بات کی یقین دہانی کرائی کہ اگر انڈونیشیا میں غیر مسلموں خصوصاً قادیانیوں نے اپنی ارتدادی سرگرمیوں کا آغاز کیا تو ان کوششوں کا بھرپور مقابلہ کیا جائے گا۔ ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے پاکستان کی قومی اسمبلی میں پیش کیا گیا مسلمانوں کا مشترکہ موقف "الموقف الملت الاسلامیۃ"، مولانا مفتی محمودؒ کی کتاب "ما ہی المتنبی القادیانیۃ" اور "القادیانیۃ" کانفرنس کے تمام شرکا اور علماً کرام کو پیش کی۔ واضح رہے کہ گزشتہ دنوں مرزا طاہر نے انڈونیشیا کا دورہ کیا تھا اور اس کے بعد اپنے دورہ کی رپورٹ میں دعویٰ کیا تھا کہ انڈونیشیا کو جلد ہی قادیانی اسٹیٹ بنا دیا جائے گا۔

قادیانی فتنہ کی سرکوبی کیلئے سنت صدیقیؓ پر عمل ضروری ہے

میرپور خاص (نمائندہ خصوصی) جامع مسجد اقصیٰ منصور کالونی میرپور خاص میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صوبائی رہنماؤں علامہ احمد میاں حمادی، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا محمد علی صدیقی، مفتی منیر احمد طارق اور دیگر علماً کرام نے کہا کہ دنیا بھر سے قادیانی فتنے کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کیلئے سنت صدیقی پر عمل کرتے ہوئے جہاد کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ آج قادیانی پاکستان میں کلیدی عہدوں پر فائز ہیں اور انہیں اعلیٰ مراعات دی جارہی ہیں۔ ملک میں این جی اوز کے ذریعے قادیانی مذہب کی ترویج و اشاعت کی جارہی ہے۔ اس صورتحال میں پورے عالم اسلام خصوصاً پاکستان کے مسلمانوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ فی الفور قادیانیوں کے خلاف ایکشن لیں اور ملکی سطح پر عوام الناس کو قادیانیوں کی غیر آئینی اور غیر قانونی سرگرمیوں سے روشناس کرائیں۔ اس موقع پر مقررین نے یوم صدیق اکبرؓ کے حوالے سے اپنی تقریروں میں کہا کہ صدیق اکبرؓ وہ عظیم ہستی ہیں جنہوں نے سب سے پہلے جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے خلاف علم جہاد بلند کر کے امت کو سبق دیا کہ جھوٹے مدعی نبوت اور اس کے متبعین کی سزا اسلام میں گردن زدنی تجویز کی گئی ہے اور مسیلمہ کذاب کے بعد آنے والے جھوٹے مدعیان نبوت اور ان کے امتی بھی اسی سزا کے مستحق ہیں۔

ختم نبوۃ

قادیانیت سے توبہ اور قبول اسلام

میں مسماۃ : آمنہ
ولدیت : محمد قدیر N-3285 بلاک 1 میٹروول iii
ساکن : بلیز پیراڈائز 625-D-ii گلستان جوہر
بدست : مولانا نذیر احمد تونسوی صاحب
آج بتاریخ : 4-10-2000

اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جانتے ہوئے مندرجہ ذیل گواہان کے روبرو بقائمی ہوش و حواس، بغیر کسی دباؤ لالچ، جبرو اکراہ کے اپنی رضا و رغبت اور پوری آزادی کے ساتھ حلفیہ بیان دیتے ہوئے کھلا اعلان کرتی ہوں کہ میں اپنے سابقہ مذہب قادیانیت سے توبہ کرکے اسلام قبول کرتی ہوں اور میں قبول اسلام کے ساتھ اس بات کی حلفیہ شہادت دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے وہ اپنی ذات اور صفات میں وحدہ لاشریک لہ ہے اور وہی معبود برحق ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی و رسول ہیں اور ان کے بعد تاقیامت کسی کو تشریعی، غیر تشریعی اور ظلی، بروزی کسی قسم کی نبوت نہیں ملے گی۔ میں عقیدۂ ختم نبوت پر مکمل ایمان اور یقین صادق کے ساتھ یہ اعلان کرتی ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص عقیدۂ ختم نبوت کا انکار یا دعوائے نبوت کرے خواہ بلاواسطہ یا بالواسطہ یا تاویل کے ساتھ ایسا شخص، زندیق، کافر، مرتد خارج از اسلام ہے۔

میں قادیانیت سے برأت کے بعد اس عقیدے کا اظہار کرنا ضروری اور اپنے ایمان کا اہم جزو سمجھتی ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی، ملعون، کذاب، دجال، کافر، مرتد اور زندیق تھا اور وہ اپنے دعوائے مجددیت، مہدویت، مسیحیت، نبوت و رسالت میں سراسر جھوٹا تھا اور اس کو ماننے والے خواہ لاہوری ہوں یا قادیانی، جو خود کو (احمدی کہتے ہیں) کافر، زندیق، مرتد اور خارج از اسلام ہیں۔ آج کے بعد میرا مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ رہے گا اور یہ بات بھی میرے ایمان کا حصہ ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہم السلام قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مطابق امت محمدیہ کی رہنمائی فرمائیں گے۔ لہٰذا مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعوائے مسیحیت میں بالکل جھوٹا تھا۔ آخر میں پھر اس بات کی وضاحت ضروری سمجھتی ہوں کہ میں اپنی مرضی اور رغبت اور مکمل ہوشمندی کے ساتھ بغیر کسی جبروکراہ لالچ اور دباؤ کے آج اس حلفیہ اقرار نامہ پر دستخط کرکے قادیانیت سے مکمل برأت کا اعلان کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے دین اسلام پر استقامت نصیب فرمائے۔ (آمین)

(دستخط، نومسلمہ اور گواہان)

بقیہ : بعثتِ نبوی

شریعتؒ کے ایک ہی اعلان سے ہندوستان سے شاتمان رسول کا خاتمہ ہو گیا تھا۔ امیر شریعتؒ نے کیا پیاری بات فرمائی تھی کہ :

"اگر قیامت کے دن محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے طالب ہو تو پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والی زبان نہ رہے یا سننے والے کان نہ رہیں۔"

اس تحریک کے چند دنوں بعد ہی اہل سنگھ کو غلام محمد نے صفحہ ہستی سے مٹایا، پالے شاہ گستاخ رسول کو محمد صدیق نے واصل جہنم کیا، بھولارام کو محمد عبداللہ اور عبدالعزیز نے کیفر کردار تک پہنچایا، نتھورام کو عبدالقیوم نے تہہ تیغ کیا، اور پیارے لال جیسے گستاخ کو عبدالمنان نے ابدی نیند سلادیا، اور خود پھانسی کے پھندے کو چوم لیا مگر شاتمان رسول کا خاتمہ کردیا۔ جان لوکہ ناموس رسالت کے لئے مسلمان جان تو قربان کرسکتا ہے مگر کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کرسکتا۔ قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیاں یہاں توہین رسالت کے ضمن میں آتی ہیں، اس لئے حکومت کو چاہئے کہ وہ ان کا سختی سے نوٹس لے۔ عجیب بات ہے کہ قائد اعظم کے متعلق اگر کوئی ہرزہ سرائی کرے تو اسے فی الفور سزادی جاتی ہے مگر نبوت کے خلاف ہرزہ سرائی کرنے والے عرصہ دراز تک سرکاری عہدوں پر فائز رہتے ہیں اور اب بھی حکومت کی سرپرستی میں ملک کی نظریاتی سرحدوں پر حملہ کررہے ہیں۔ ملک کی نظریاتی سرحدوں پر حملہ کرنے والے عناصر کی سرکوبی نہیں کی گئی تو یہ ملک پاکستان کے مستقبل کے لئے نیک شگون نہیں ہوگا۔

اگر کچھ کم ہے جو کچھ ہو چکا بیدار کرنے کو
تو کل افسانہ محبت کے عنوان اور بھی ہوں گے

☆☆..................☆☆

قادیانی مغرب کے ایماپر اسلام کے خلاف صف آرا ہیں

پاکستان کو قادیانیوں کی سازشوں کا مرکز نہیں بننے دیا جائے گا

اکھنڈ بھارت کا خواب دیکھنے والے قادیانی مشن کی تکمیل کے لئے کام کر رہے ہیں

کراچی (پ ر) قادیانیوں کو محض اس بنیاد پر مغرب پذیرائی دیتا ہے کہ وہ جہاد کا انکار کرتے ہیں اور مغرب کے شانہ بشانہ مسلمانوں کے خلاف صف آرا ہیں۔ ہم پاکستان کو قادیانیوں کی سازشوں کا مرکز نہیں بننے دیں گے۔ بلدیہ ٹاؤن میں ایک عظیم الشان کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ممتاز علماً کرام جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے شیخ الحدیث اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما ڈاکٹر مفتی نظام الدین شامزی، مفتی محمد جمیل خان، مولانا نذیر احمد تونسوی اور دیگر نے کہا کہ جہاد موجودہ دور میں اسلام کی سربلندی کے اعلیٰ ترین ذرائع میں سے ایک ذریعے ہے اور اس کو ختم کرنے کے لئے انگریزوں نے مرزا غلام احمد قادیانی جیسے ملعون کو پیدا کیا جس نے نہ صرف جہاد کا انکار کیا بلکہ دعویٰ نبوت کرکے اسلام کی بنیادوں کو ڈھانے کی کوشش کی۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ پوری مغربی دنیا خصوصاً امریکہ عالم اسلام کے خلاف منظم تحریک چلا رہے ہیں۔ ان کی کوشش ہے کہ دنیا بھر سے اسلام کو ختم کر دیا جائے مگر وہ یہ بات بھول رہے ہیں کہ اسلام کی حفاظت کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے اور کسی دور میں اس دین کو کرۂ ارض سے مٹایا نہیں جاسکا۔

پاکستان لاالہ الااللہ کے نعرے کے تحت قائم کیا گیا تھا اور اس میں محمد رسول اللہ کی نبوت و شریعت اور ان کے لائے ہوئے قانون کے علاوہ کوئی اور نبوت اور نظام قطعاً برداشت نہیں کیا جائے گا۔ جہاد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور اس کے مخالف عناصر سنت رسولؐ کے دشمن ہیں۔ اکھنڈ بھارت کے نظریہ کے حامی بعض ناعاقبت اندیش افراد مسلمانوں کو اسلام کے بنیادی نظریات کے خلاف اکسا رہے ہیں۔ اس بات کی کوشش کی جارہی ہے کہ مسلمانوں کو ترک جہاد کا درس اس شدت اور تسلسل سے دیا جائے کہ مسلم نوجوان اس لفظ کو اسلام کے خلاف خیال کرنے لگیں۔ پاکستان کو انگریز کے چنگل سے آزاد کرانے والے قوم پرست عناصر نہیں بلکہ انگریز سامراج کے خلاف جہاد کا علم بلند کرنے والے علماً کرام اور مجاہد تھے۔ آج اسامہ کو محض اس بنا پر دہشت گرد قرار دیا جارہا ہے کہ وہ جہاد کا علم اٹھائے ہوئے ہے اور اس نے امریکہ اور دیگر مغربی قوتوں کے آگے جھکنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس جرم میں اس پر قاتلانہ حملے کرائے جاتے ہیں اور حملے کرانے والے انسانی حقوق کے سب سے بڑے علمبردار اور چیمپئن کہلاتے ہیں۔ ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم بم گرا کر لاکھوں انسانوں کے قتل کا ذمہ دار امریکہ مسلمانوں پر دہشت گردی اور قتل عام کے الزامات عائد کر رہا ہے۔ آج جہاد کے مخالف بعض عناصر اپنے مذموم اور زہریلے بیانات کے ذریعے عوام الناس خصوصاً عام مسلمانوں کو جہاد کے مقدس عمل سے دور لے جانا چاہتے ہیں۔ ہم انہیں بتا دینا چاہتے ہیں کہ مغرب کے ایما پر پاکستان سمیت دنیا بھر کے مسلمانوں کو قادیانیوں کی سازش کا شکار بنانے اور جہاد کے مقدس عمل سے دور لے جانے کی کوششیں کرنے والے اپنے منطقی انجام کو نہ بھولیں اور اپنے آقاؤں کے انجام سے سبق حاصل کریں۔ وہی امریکہ جو آج اسلام کا سب سے بڑا دشمن بنا ہوا ہے اس میں اسلام سب سے زیادہ تیزی سے پھیلنے والا مذہب بن چکا ہے۔ ہم تمام اسلام دشمن قوتوں کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ اب مسلم نوجوان بیدار ہو چکا ہے اور اب مسلمانوں کو دہشت گرد اور جہاد کو دہشت گردی قرار دینے کی امریکی کوششیں، جہاد کو منسوخ قرار دینے کی قادیانی سازشیں اور بعض ناعاقبت اندیش عناصر کے جہاد دشمن بیانات جہاد کے مقدس عمل کی ترویج و اشاعت کا راستہ روکنے میں قطعاً ناکام ثابت ہو گئے۔

REGD. NO. SS-160

زیر سرپرستی

مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

شاہ نفیس الحسینی دامت برکاتہم

فرما گئے یہ ہادی لا نبی بعدی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

بمقام

مدرسہ ختم نبوۃ مسلم کالونی — چناب نگر

سالانہ ردِّ قادیانیت و عیسائیت کورس

نامور علماء ومناظرین و ماہرین فن لیکچر دیں گے انشاء اللہ

بتاریخ

۵ شعبان تا ۲۸ شعبان ۱۴۲۱ھ

بمطابق

2 نومبر تا 25 نومبر 2000ء

○ کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کے لیے کم از کم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے ○ شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش، خوراک، نقد وظیفہ منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا ○ کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا۔ کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی۔ نیز پوزیشن حاصل کرنیوالوں کو اضافی کتب اور نقد انعام دیا جائے گا ○ داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں۔ جس میں نام، ولدیت مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

درخواستوں کیلئے پتہ

(حضرت مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ دفتر مرکزیہ حضوری باغ روڈ ملتان

فون چناب نگر 04524/212611 ملتان 061/514122

خطاطی:۔ محمد امان اللہ قادری، دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ